Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

جاناں

(محبت ہار کر جیتنے والوں کی حقیقی داستان)

انشرح نواز

خبردار: ناول (جاناں) کے تمام جملہ و حقوق مصنف کے نام اور صرف نیو ایرا میگزین کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

معاون:

سب سے پہلے اپنے والدین کی بہت شکر گزار ہوں جن کے بغیر میں کچھ بھی نہیں۔اور میرے اساتذہ تو ہمیشہ سے میرے محسن رہے ہیں لیکن ان میں جن اساتذہ نے ناول نگاری میں میری پذیرائی کی وہ میم رضوانہ اور سر صفدر ہیں جن کی میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔اللہ میرے والدین اور اساتذہ کو لمبی زنگی عطا فرمائے آمین اور میری تمام دوستیں میں ان کی نہایت شکر گزار ہوں۔جو ہر قدم میرے ساتھ کھڑی رہیں اور میرا حوصلہ بلند کرتی رہیں اور ان میں خاص نام فاطمہ اشرف،ماہنور نواز،عائشہ شکیل اور حفصہ مصطفی کے ہیں۔اور میرے بہت ہی بڑے محسن جو خود بھی لکھاری ہیں اور جن کی کوئی تحریر میں مس نہیں کرتے وہ ماریہ جمیل اور مومنہ جمیل ہیں۔بلاشبہ میں آپ لوگوں کے تعاون کے بغیر کچھ بھی نہ کر پاتی۔آپ لوگوں کے باعث ہی آج میں اس مقام پر پہنچی ہوں۔

انشرح نواز

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاناں

انشراح نواز

اُس کی نظریں چار سو دوڑ کر ناکام لوٹ آتیں۔ایک تو گرمی کی شدت،سورج نے بھی آج ہی جھلسا دینے کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے تھے اوپر سے بس بھی ابھی تک نہیں پہنچی تھی۔اُسے افسوس ہوا کیا ضرورت تھی کالج آنے کی جب امّاں نے منع بھی کیا تھا۔آج علینہ بھی کالج نہیں آئی تھی۔اس لیے وہ اکیلے کھڑی کوفت زدہ ہو رہی تھی۔دوپہر کے دو بج رہے تھے۔اس لیے اکا دُکا گاڑیاں ہی سڑک پر رواں دواں تھیں۔اِس نے دور سے آتی بلیک شوک پر ایک سرسری سی نگاہ ڈالی اور پھر بس کے روٹ پر نظریں دُوڑانے لگی۔جب اپنے قریب سوک کے رکنے پر وہ ایک دم چونکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ابھی تک زروہ نہیں آئی"۔اُن کی نظریں بار بار دروازے سے ٹکرا کر لوٹ آتیں۔آج صبح سے ان کا دل کسی انہونی کے خدشے سے لرز رہا تھا۔"امی! پیا تو اکثر لیٹ ہو جاتی ہیں۔آج آپ

Copyright by New Era Magazine

صبح سے پریشان ہیں کچھ ہوا ہے کیا؟'' نیہا نے ماں کو فکر مندی سے دیکھا تو ممتاز بیگم نے سرعت سے خود کو سنبھالا۔ ''نہیں بس آج زروہ سے تھوڑی سی اونچ نیچ ہو گئی تھی۔اس لیے فکر ہو رہی تھی۔ صبح ناشتہ بھی اس نے ٹھیک سے نہیں کیا''۔انہوں نے اس کی پریشانی زائل کرنے کو جھوٹ گھڑا۔ ''یہ کون سی نئی بات ہے؟ اپیا کے نخرے بھی تو ختم نہیں ہوتے نہ؟ ایسے گھر میں رہتی ہیں جیسے لیڈی ڈیانا ہوں''۔اس نے منہ بنایا۔ ''جب میں تمہارے بابا سے یہ بات کہتی تھی تو جانتی ہو وہ کیا کہتے تھے کہ یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے بس اللہ تعالیٰ نے کسی کی شان اونچی لکھی ہوئی ہے، میری بیٹیوں کی شان بھی اونچی ہے۔ جو چیز ان کی شایان شان نہیں وہ کیوں اس کیلئے دل ماریں؟ میری بیٹیاں میری شہزادیاں ہیں۔ ہر ماں باپ کے لیے ان کی بیٹیاں شہزادیاں ہوتی ہیں آگے ان کے نصیب ہوتے ہیں کہ انہیں شہزادے ملتے ہیں یا نہیں۔ لیکن تمہارے بابا کو یقین تھا کہ تم دونوں کو شہزادے ملیں گے وہ تمہارے لیے بہت دُعا کرتے تھے کہ جیسے وہ تمہارے ناز نخرے برداشت کرتے ہیں، آگے بھی تمہیں ناز نخرے اُٹھانے والا سُسرال ملے''۔وہ یہ سب بتاتے بتاتے کہیں کھو سی گئیں تھیں۔ ''ویسے امی کل میں نے ایک پوسٹ پڑھی تھی کہ جب امی سُسرال کی بات کرتی ہیں تو سمجھ نہیں آتی شرم آنی چاہیئے یا شرمندہ ہونا چاہیئے؟ آپ بتائیں اب مجھے کیا ہونا چاہیئے؟'' نیہا نے یہ کہتے ہوئے شرارت سے ماں کو دیکھا۔ ''میری تو حسرت ہی رہے گی کہ میری بیٹیوں میں ان دونوں

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

میں سے ایک چیز بھی آئے"۔ انہوں نے سرد آہ بھری تو نیہا کھلکھلا کر ہنس دی۔ جبکہ ممتاز بیگم کی نظریں دروازے کی طرف اُٹھیں لیکن ناکام لوٹ آئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج وہ اکیلی کھڑی ہے چلو آج ہی کام کر دیتے ہیں"۔ شرجیل نے اپنی نظریں اس پر گاڑتے ہوئے کہا۔ "کام کر دیتے ہیں مطلب؟" وہ نہیں سمجھا تھا۔ "مطلب صاف ہے اسے اُٹھا لیتے ہیں"۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی منصوبے کی چمک تھی۔ "یہ کیا کہہ رہے ہیں بھائی آپ؟ آپ نے تو اس سے اظہارِ محبت کرنا تھا صرف پھر یہ اُٹھانے کی بات کہاں ہوئی؟" ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا رعید بُری طرح چونکا تھا۔ "ارے یار! میں اب سڑک پر تو اظہارِ محبت نہیں کروں گا نا؟ کسی ہوٹل میں لے کر چل لنچ کریں گے پھر ہی اس سے بات کروں گا"۔ شرجیل اب اس کے سوالوں سے کوفت زدہ ہونے لگا تھا۔ "لیکن۔۔۔۔۔۔" اس نے بات کاٹ دی۔ "لیکن ویکن کچھ نہیں چل اب گاڑی چلا اور اپنے بھائی پر بھروسہ رکھ"۔ شرجیل نے یہ کہتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپایا تو اس نے کچھ سمجھتے اور کچھ نہ سمجھتے ہوئے گاڑی چلا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

چڑیوں سے کہو اپنے نشیمن سے نہ نکلیں

اس دور کا ہر شخص عقابوں کی طرح ہے

زروہ نے حیرت سے اپنے سامنے رُکی سوک کو دیکھا۔ کالے شیشے آہستہ آہستہ نیچے ہونے لگے۔ اس نے ایک نظر اندر بیٹھے دونوں لڑکوں کو دیکھا جو شکل و صورت اور لباس کے حال سے کافی well-off لگتے تھے۔ "آئیں ہم آپ کو گھر چھوڑ دیں میڈم"۔ شرجیل نے کافی مہذب انداز اپنایا تو رعیداسے حیرت سے دیکھنے لگا۔ "جی نہیں! بہت شکریہ میں وین کا انتظار کر رہی ہوں"۔ اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "آج تو کوئی وین نہیں آئے گی اور نہ ہی کوئی بس سب ہڑتال پر گئے ہیں۔" اس نے بھی سنجیدگی کا ریکارڈ قائم کیا۔ "گھبرائیے نہیں! ہم بہت مہذب لوگ ہیں، ہماری طرف سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ آپ تسلی رکھیں"۔ اسے لب کُھلتے دیکھ کر شرجیل نے یقین دہانی کروائی۔ "آپ مجھے موبائیل دے سکتے ہیں صرف ایک کال کرنے کیلئے میں اپنے بھائی کو بلوالوں گی"۔ بالآخر اس نے ایک فیصلہ کر کے کہا، تو اس بات پر شرجیل نے بے ساختہ اپنے اشتعال کو قابو کیا۔ "ہم بھی آپ کے بھائیوں کی طرح ہیں، آپ ہم پر بھروسہ کر سکتی ہیں"۔ شرجیل کے کہنے پر بمشکل رعید نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔ زروہ نے ایک نظر دونوں کو دیکھا وہ دونوں اسے شریف لگے تو وہ جھجکتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ ایک اور بنتِ حوا ابنِ آدم کے بچھائے جال میں پھنس گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رعید نے شرجیل سے اشارے سے پوچھا کہ اب کہاں چلیں؟ ''کسی ریسٹورنٹ سے تو میں کھانا نہیں کھاوں گا اپنے فلیٹ پر چل''۔ شرجیل نے آہستگی سے اسے کہا۔ رعید نے ایک نظر پیچھے بیٹھی زروہ کو دکھا جو باہر کے نظاروں میں کہیں کھوئی تھی۔ یکدم وہ چونکی، یہ راستہ اس کے گھر کی طرف تو نہیں جاتا تھا۔ ''آپ نے مجھ سے میرے گھر کا ایڈریس نہیں پوچھا؟'' اس نے اُلجھتے ہوئے سوال کیا۔ ''وہ تو ہمیں پتا ہے۔'' رعید کی زبان پھسلی تو شرجیل نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔ ''کیا مطلب؟'' زروہ بھی بری طرح چونکی۔ ''مطلب کہ ہم نے تو آپ سے آپ کا نام بھی نہیں پوچھا، پہلے نام تو بتائیں؟'' رعید نے اپنی پچھلی بات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی۔ ''زروہ عباس'' اس نے گردن چوڑی کر کے بتایا تو رعید کا ایکسیڈینٹ ہوتے ہوتے بچا۔ اس نے شرجیل کی طرف دیکھا، جو پُر سکون تھا، وہ اُس کی طرف جُھکا اور بولا ''شرجیل بھائی یہ تو وہ لڑکی نہیں ہے۔'' ''تو کیا ہوا شہزادے وہ نہیں تو کوئی اور ہی سہی''۔ شرجیل موبائیل میں نجانے کہاں کھویا تھا جو وہ رعید کے سامنے اپنی سطحی ذہنیت کا اظہار کر بیٹھا۔ لیکن رعید کو اپنی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھتے پا کر وہ سنبھل گیا۔ ''یار اس کو بتا دوں گا نا تو یہ اپنی دوست کو سمجھا دے گی''۔ شرجیل نے سنبھل کر کہا، لیکن اب کی بار رعید کو اس کی بات کا یقین نہیں آیا تھا۔ وہ دونوں علینہ کو اُٹھانے آئے تھے۔ علینہ یہاں نہیں تھی تو

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

غلطی سے ہی سہی زروہ کو اُٹھا لیا گیا۔پہلے شرجیل نے ہوٹل چلنے کی بات کی لیکن پھر ارادہ بدل کر اپنے فلیٹ میں چلنے کی بات کی۔زروہ کو دیکھ کر وہ تو چونکا تھا،پریشان بھی ہوا لیکن شرجیل نہیں ہوا کیوں؟اور اس کیوں کے آگے جو کچھ بھی تھا نہ وہ اسے سمجھنا چاہتا تھا نہ ہی سوچنا چاہتا تھا۔اس نے کن اکھیوں سے پیچھے بیٹھی زروہ کو دیکھا جو اب پریشانی سے اِدھر اُدھر کا جائزہ لے رہی تھی۔"دیکھیں آپ غلط راستے پر جا رہے ہیں میرا گھر دوسری طرف ہے۔"۔زروہ نے بے چینی سے رعید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"اچھا کس طرف ہے آپ کو راستہ یاد ہے؟ ہمیں بتائیں"۔شرجیل نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"نہیں مجھے راستہ نہیں معلوم لیکن میرا گھر۔۔۔۔"وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے خاموش ہو گئی۔اسے راستہ نہیں معلوم تھا تو پھر یہاں گاڑی میں بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی۔شرجیل کو اپنی طرف استہزائیہ مسکراہٹ سے دیکھتے پا کر وہ پریشان ہو گئی۔اس لمحے گاڑی ایک بڑی سی عمارت کے سامنے رُکی۔زروہ چونکی،ارد گرد کا جائزہ لیا جہاں بالکل خاموشی کا راج تھا۔گاڑیوں کی لمبی قطار دیکھ کر اندازہ ہوا کہ یہ کوئی پارکنگ ایریا لگ رہا تھا۔"میں اپنا لائسنس بھول گیا تھا فلیٹ پر وہ لے لوں پھر چلتے ہیں"۔رعید نے جھوٹ گھڑا۔"آپ کو پہلے مجھے گھر چھوڑ دینا چاہیئے تھا"۔زروہ جھنجھلائی۔"بس پانچ منٹ لگیں گے"۔وہ جانے لگا۔"میں چلی جاوں گی یہاں سے آگے میرا گھر قریب ہی ہے،شکریہ"۔وہ باہر کی طرف بڑھی۔"ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ کہہ رہیں تھیں

کہ آپ کا گھر یہاں نہیں ہے اور پھر اب ہم سے جان چھڑانے کیلئے جارہی ہیں جیسے ہم آپ کو اغوا کر کے لائے ہیں''۔ اس کی بات پر باہر کی طرف بڑھتے قدم زروہ کے اور اندر کی طرف جاتے رعید کے قدم رُک گئے۔ زروہ پریشانی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔ ''اتنا سوچتے نہیں ہیں زروہ تمہیں کوئی یہاں سے اب آئی ڈی کارڈ کے بغیر باہر جانے بھی نہیں دے گا، چلو صرف پانچ منٹ ہی تو لگیں گے''۔ شرجیل نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ اس کے پاس واقعی ہی کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا۔ رعید نے اسے دیکھا جو سر جھکائے چل پڑی تھی اور پھر وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔ وہ فلیٹ میں داخل ہوئے تو اسکی شان و شوکت دیکھ کر زروہ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ بڑے سے ڈرائینگ روم کے دائیں طرف اوپن کچن تھا۔ سامنے دو کمرے تھے۔ ان کے ساتھ اٹیچڈ باتھ۔ وہ جتنی دیر میں فلیٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ دونوں اس کی قسمت کا فیصلہ کر رہے تھے۔ ''رعید تم دو گھنٹے بعد مجھ سے اپنے فلیٹ کی چابی لے لینا۔ ابھی کچھ دیر کے لئے ہمیں اکیلا چھوڑ دو۔ میں اسے اس کے گھر خود ہی ڈراپ کر دوں گا''۔ شرجیل نے اطمینان سے کہا، لیکن رعید کا ماتھا ٹھنکا، لیکن وہ خاموش رہا۔ ایک سنجیدہ نگاہ زروہ پر ڈالی جو بک ریک میں پڑی کتابوں کا جائزہ لے رہی تھی۔ ''ٹھیک ہے شرجیل بھائی آپ ایک کام کریں۔ ایک بوکے اور کارڈز وغیرہ لے آئیں، لڑکیوں کو یقین دلانے کیلئے ضرورہ ہوتا ہے نا پھر میں چلا جاوں گا۔ یہی قریب ہی دُکان ہے آپ لے آئیں اُس وقت تک میں یہیں ہوں''۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

رعید کے دماغ نے تیزی سے کام کیا۔ شرجیل نے بمشکل اپنا غصہ قابو کیا۔ وہ جتنی جلدی سارا کام کرنا چاہتا تھا اتنی ہی دیر لگ رہی تھی، لیکن وہ رعید کو بھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی معصومیت اور بے ضرر سی طبیعت سے اس نے بہت فائدے اٹھائے تھے۔ اس لیے اپنے غصے پر قابو پاتا وہ اثبات میں سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

''امی میں نے کالج کے آس پاس ہر جگہ چھان ماری، مجھے اپیا کہیں نہیں ملی''۔ احسن نے پھولی ہوئیں سانسوں کے ساتھ بتایا۔ عصر کا وقت ہو گیا تھا۔ اب تک تو یقیناً سب لڑکیاں اپنے گھروں کو چلی گئیں تھیں پھر زروہ کہاں رہ گئی؟ ممتاز بیگم نے پریشانی سے اپنے سینے پر ہاتھ دھرا۔ نیہا بھاگ کر ان کیلئے پانی کا گلاس لے آئی۔ ''امی یہ لیں آپ پریشان نہ ہوں، اپیا بھی واپس آجائیں گی''۔ پریشانی کی شدت کے باوجود اس نے ماں کو تسلی دی۔ ''ابھی تک آئی کیوں نہیں؟ جوان جہان بچی ہے''۔ ان کی پریشانی کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی۔ شام کے سائے پھیلنے لگے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔ ان تینوں کی نظریں دروازے کی طرف اُٹھیں۔ احسن نے بھاگ کر دروازہ کھولا، لیکن چاچی نوراں کو دیکھ کر ان تینوں کی آنکھوں میں جلتی اُمید کی لو بُجھ گئی۔ چاچی نوراں اپنے مخصوص انداز میں چلتی منہ میں پان چباتی ممتاز بیگم کے سامنے پڑی تپائی پر بیٹھ گئیں۔ ''ہائے مرن جوگی نیہا گھر آئے مہمان کو پانی نہیں پوچھتے؟''

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سلام دعا کے فوراً بعد انہوں نے نیہا پر حملہ کیا۔ "ہونہہ مہمان! روز روز کی زحمت ہیں آپ تو اللہ جانے آج کونسی قیامت برپا کرنے آئیں ہیں؟" وہ بڑبڑاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔ "یہ حمنہ اور زروہ کہیں نظر نہیں آرہیں؟" ان کی نظریں تیزی سے ارد گرد گردش کرنے لگیں۔ "حمنہ تو سکول سے تھک کر لوٹی تھی آتے ہی سو گئی۔ ابھی تک سو رہی ہے میں نے بھی نہیں اُٹھایا، کہیں پریشان نہ ہو جائے بیچاری تھک جو جاتی ہے، آج بھی کہہ رہی تھی سکول میں نیند آرہی تھی"۔ انہوں نے زروہ کی بات گول کرنے کی غرض سے اتنی لمبی تقریر کی۔ "اور زروہ؟" یہ ان کی خام خیالی تھی کہ چاچی نوراں کوئی بات فراموش کر دیں گی۔ "وہ اپنی دوست کی طرف گئی ہے پڑھائی کے سلسلے میں، کچھ دیر میں آجائے گی"۔ انہوں نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا۔ "یہ لیں چاچی چائے"۔ اتنی دیر میں نیہا چائے بنا لائی۔ "آئے ہائے کلموہی اتنی گرمی میں چائے پیوں گی کیا، کچھ ٹھنڈا لا"۔ کہنے کے ساتھ ہی چائے کی پیالی بھی اُٹھا لی۔ اب یہ بھی تو نہیں کسی کو واپس کرنی تھی۔ "تیمور بتا رہا تھا کہ اس نے دو لڑکوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے دیکھا ہے اسے"۔ انہوں نے سرسری انداز میں جتایا۔ ممتاز بیگم گھبرا گئیں۔ "کسے؟" دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا، "زروہ کو" انہوں نے چائے کی چُسکی لیتے ہوئے ممتاز کے چہرے کا جائزہ لیا۔ "چاچی ہماری آپیا ایسی نہیں ہیں، ضرور تیمور بھائی کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"۔ احسن نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔ "بھیا! تم کیا جانو! وہ باہر کیا کیا عیاشیاں

Copyright by New Era Magazine

کرتی پھرتی ہے؟ تم گھر میں تو مطمئن ہوتے ہو کہ وہ پڑھنے گئی ہے، یہ نہیں جانتے پڑھ لکھ کر لڑکیاں ماں باپ کے ہاں کیا کیا گل کھلاتی ہیں۔ کہا بھی تھا کہ ہاتھ پیلے کر دو۔ بن باپ کے بچی ہے۔ لیکن تب تو پڑھنے پڑھانے کا شوق ہوا تھا، اب بتاو نارات ہونے کو آئی ہے، جوان ہے، اوپر سے لڑکی ذات ہے کہاں گئی ہے؟" نوراں چاچی کو گویا پتنگے لگ گئے تھے۔ بات کا بتنگڑ بنا دیا تھا۔ دراصل انہیں دُکھ اپنے تیمور کے ٹُھکرائے جانے کا تھا جو گلی میں غنڈہ مشہور تھا۔ عباس صاحب کی زندگی میں ان میں کہنے کی ہمت نہ تھی لیکن ان کے جانے کے بعد بھی ممتاز اپنی بیٹی کو ایسے جہنم میں جھونکنے کی قائل ہر گز نہ تھیں۔ "دیکھیں چاچی۔۔۔۔۔" نیہا کی بات درمیان میں ہی رہ گئی۔ باہر بیل کی آواز پر وہ دوڑتی ہوئی گئی اور دروازہ کھول دیا۔ سامنے ہی زروہ کھڑی تھی۔ جسے دیکھ کر وہ حیران اور خوش دونوں کیفیات کا شکار ہوئی۔ زروہ ایک اندر کی طرف ایک قدم بڑھانا ہی چاہا تھا جب چاچی نوراں کی آواز پر ایک دم ٹھٹک کر رُک گئی۔ "مزید ایک قدم بھی نہ رکھنا، ماں کی عزت کا کوئی بھوؤرم ہے یا نہیں، باپ کی قبر کی لاج ہی رکھ لی ہوتی، دن دیہاڑے کن لڑکوں کے ساتھ سڑک پر مٹر گشت کر رہی تھی"۔ انہوں نے بلا تکان بولنا شروع کیا تو اس کے پیچھے موجود رعید حیران و پریشان رہ گیا۔ "میں تو کالج۔۔۔۔۔" زروہ نے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔ "ہاں ہاں! اب کالج یونیورسٹیوں میں وہی کچھ تو رہ گیا ہے۔ پڑھائی نے ماں باپ کی عزت داؤ پر لگانا ہی تو سکھایا ہے"۔ وہ تو جیسے آج خاموش نہ

ہونے کی قسم کھا کر آئیں تھیں۔زروہ نے پریشانی سے ماں کی طرف دیکھا جو سر جُھکائے بیٹھیں تھیں۔جبکہ بہن بھائی پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"امی میری بات کا یقین کریں کہ آج وین اور بس نہیں آئی تو انہوں نے مجھے اپنی کار میں صرف لفٹ دی تھی۔اور کچھ نہیں ہوا۔"اس نے ماں کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔انہوں نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا۔"کار میں بیٹھ کر تو ڈیفنس کیا کرنے گئی تھی؟ تیرا گھر تو یہاں ہے۔"چاچی نوراں اب بھی مطمئن نہ ہوئی تھیں۔ "لائسنس لینے گیا تھا میں۔"رعید کو اب بولنا پڑا تھا۔"میاں ہمیں نہ چراو بغیر لائسنس کے اتنی دیر گاڑی چلتی رہی تو آگے بھی چلتی نا جانے پورا دن کیا کیا؟اب آگئی ماں کے گھر۔چلو لے جاو اسے یہاں سے جہاں پورا دن گزارا باقی کے دن بھی گزار لینا۔"انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا تو سب گڑبڑا گئے۔"لیکن چاچی۔۔۔۔"ممتاز نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔"ممتاز میری ایک بات کان کھول کر سن لو کہ اگر یہ لڑکی تمہارے ساتھ رہے گی تو تم اس گھر میں نہیں رہو گی۔اس مہینے کا کرایہ دو اور اسی وقت گھر خالی کرو۔ورنہ اس لڑکی کو چلتا کرو۔"انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا۔"کچھ تو سوچو نوراں چاچی اپنی بچیوں کو لے کر اسوقت کہاں خوار ہوں گی۔"ممتاز گھر آ گئیں۔"پھر فیصلہ کرنے کے لیے صرف دس منٹ ہیں تمہارے پاس۔"وہ تسلی سے چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔انکے دل دہلا کر وہ سکون سے بیٹھ گئیں تھیں۔رعید کی سمجھ میں نہیں آیا کہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اسے یہاں سے چلے جانا چاہیے یا مزید یہاں کھڑے رہنا چاہیے۔زروہ کی نظریں ماں کے چہرے کے اتار چڑھاو کو دیکھ رہی تھیں۔ممتاز توان کے مطالبے پر ویسے ہی ڈھے سی گئی تھیں۔دس منٹ کے بعد نوری بیگم کھڑی ہوئیں اور اپنے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجائے ممتاز کی طرف بڑھیں۔"دیکھو ممتاز کل کو یہ خبر باہر پھیلے گی تو بدنامی تو تمہاری ہی ہوگی نا اس لیے میری مانو تو خاموشی کیساتھ اسکا نکاح کرا دو۔"انھوں نے رازداری سے کہا۔ممتاز نے بے بسی سے اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھا تو اچانک ہی ان کی نظر اسکے پیچھے کھڑے رعید کی طرف اٹھی۔جو پریشانی سے کبھی زروہ کی طرف دیکھ رہا تھا تو کبھی ان کی طرف۔بلیو ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت تھا۔لیکن وہ اسکی خوبصورتی نہیں بلکہ اسکے پیچھے چھپی اسکی معصومیت کو دیکھ رہی تھیں۔اسکی شخصیت کو دیکھ کر وہ یہ اندازہ تو لگا چکی تھیں کہ وہ کسی بڑے گھر کا ہے۔یکدم فیصلہ کر کے انہوں نے زروہ کی طرف دیکھا۔اسے شانوں سے پکڑ کر اٹھایا۔"تمہیں تمہارے مرے ہوئے باپ کی قسم زروہ چلی جاو یہاں سے اور دوبارہ کبھی اپنی شکل مت دکھانا"ان کے سرد لہجے پر زروہ نے حیرت سے ماں کو دیکھا تھا۔"لیکن امی میں نے کچھ نہیں کیا۔میں کہاں جاؤں گی؟"وہ گھبرا گئی۔"جہاں سے آئی ہو جس کے ساتھ آئی ہو اسی کیساتھ ہی چلی جاو۔"انہوں نے کاٹ دار لہجے میں کہا اور کیسے یہ صرف وہ ہی جانتی تھیں۔"امی"زروہ کی آواز میں اتنا صدمہ تھا کہ ممتاز کو لگا کہ اسکا دل کٹ

Copyright by New Era Magazine

گیاہو۔زروہ ایکدم پلٹی اور گھر کی دہلیز پار کر گئ۔نوراں چاچی جو حیرت سے سب دیکھ رہی تھیں۔"ہونہہ" کہہ کر بڑبڑاتی ہوئ باہر نکل گئیں۔ ممتاز بہت ہمت کر کے آگے بڑھیں اور رعید سے کہنے لگیں"وہ نہیں سمجھے گی کہ میں کتنی مجبور ہوں۔لیکن ایک ماں تمہارے آگے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتی ہے کہ اسکی حفاظت کرنا۔اسے اپنے گھر لے جاو۔اسے چھت دے دو۔اورنہ کر سکو یہ سب تو اسکو دارلامان میں پہنچادینا۔"وہ آنسوؤں کے تر چہرے کیساتھ کہتی ہوئ زمین پر بیٹھتی چلی گئیں۔رعید تو حیران وپریشان سا انہیں دیکھ رہا تھا۔نیچے جھکا۔"آپ اطمنیان رکھیں آنٹی میں آپ کے بیٹے کی طرح ہوں۔۔زروہ کو اپنے گھر لے جاوں گا۔اور میں اسکی عزت کرتا ہوں۔مجھے میرے والدین نے صرف عورت کی ہی عزت کرنا سیکھایا ہے۔پھر میری اپنی بھی بہنیں ہیں۔پھر میں دوسروں کی بہنوں کی عزت کیساتھ نہیں کھیل سکتا۔"اس نے انہیں چارپائی پر بٹھایا۔نیہا کو ان کا خیال رکھنے کا اشارہ کر کے اسکو کسی بھی مسئلے کی صورت میں اس سے رابطہ کرنے کے لیے نمبر دیااور باہر چل دیا۔اس نے گاڑی میں دیکھا لیکن زروہ نہیں تھی۔اس نے ارد گرد نظر دوڑائیں وہ کہیں بھی نہیں تھی۔" اوہ خدایا!۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ پریشانی سے تنگ گلیوں میں بھاگنے لگا۔

****

شرجیل کے جانے کے بعد رعید اکیلا رہ گیا تو زروہ چونکی۔ "آپ کے بھائی کہاں رہ گئے؟" اس نے رعید کو نمبر ملاتے دیکھ کر پوچھا۔ "میرے بھائی نہیں ہیں صرف دوست ہیں۔ عزت کی وجہ سے انکو بھائی بلاتا ہوں۔ اب شاید یہ وجہ بھی ختم ہو گئی ہے۔ آخری جملہ وہ منہ میں بدبدا کر رہ گیا۔ دوسری بیل پر فون اٹھالیا گیا۔ "ہاں شاہویز! صرف پانچ منٹ میں سب کو لے کر فلیٹ پر پہنچ جاو۔ صرف پانچ منٹ میں۔۔۔۔۔" اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔ "نہیں نا جب یہاں آوگے تو بتاوں گا جلدی پہنچو۔" اس نے کچھ جھلا کر کہا۔ "وہ دھیمی آواز میں بات کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود زروہ نے اسکی تمام باتیں سن لی۔ تھیں۔ اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔ اسے اب اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔ سراسیمگی کی کیفیت میں اس نے ادھر ادھر دیکھا دروازہ لاکڈ تھا اور آٹو میٹک تھا۔ اس لیے وہ تو کھول نہیں سکتی تھی جب تک کوئی اور باہر سے نہ کھولے۔ "آپ پلیز مجھے گھر تک چھوڑ آئیں۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ امی کافی پریشان ہو رہی ہوں گی۔" وہ کافی کوشش کے باوجود اپنی آواز کی لرزش پر قابو نہ پا سکی۔ رعید جو پر سوچ انداز میں دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسکی بات پر وہ چونکا۔ "ابھی نہیں تھوڑی دیر بعد چلیں گے۔" اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ "آپ نے اپنے دوستوں کو کیوں بلایا ہے؟ "دیکھیں پلیز! میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔ آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ آئیں۔" اس نے گویا التجا کی۔ "کیا مطلب آپ ایسی لڑکی نہیں ہیں مجھے بتائیں کہ میں کیسا لڑکا ہوں۔" اسے شدید غصہ آیا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اس بے وقوف لڑکی پر۔"میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا لیکن۔۔۔۔۔۔"اسکی بات منہ
میں ہی رہ گئی اور ڈور بیل بجی۔اس نے انگلی کے اشارے سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور
ہول۔سے باہر دیکھا۔اپنی تسلی کے بعد اس نے دروازہ کھول دیا۔"کیا یار!اتنی جلدی میں
کوئی بلاتا ہے میں نے بنیان اور نیکر پہن رکھی تھی۔شرٹ بھی نہیں مل رہی تھی۔اگر ایسے ہی
اٹھ کر آجاتا تو لڑکیاں دن دھاڑے شہید ہو جاتیں۔لیکن مجھے۔۔۔۔۔"عمر نان سٹاپ بولتے
ہوئے آنکھیں بند کیے بلکہ بٹن لگائے فلیٹ میں اپنی زبان کے جوہر دکھاتے ہوئے داخل ہوا
تو شاہ ویز کے ٹھوکہ دینے پر اسے ہوش آیا تو سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔پھر
شاید اپنی بصارت پر یقین نہیں آیا۔دو تین بار اپنی آنکھوں کو اچھی طرح جھپکنے کے بعد اس
نے آنکھوں کو اچھی طرح رگڑا۔"زین!شاہی!میری آنکھوں نے دھوکہ کھانا شروع کر دیا
ہے یا تم لوگوں کو بھی وہی نظر آرہا ہے جو مجھے آرہا ہے؟"اس نے بے یقینی کیساتھ کھڑے
دوستوں سے پوچھا۔"ہمیں بھی وہی نظر آرہا ہے یار عمر۔یہ واقعی میں اصل میں ہے۔"زین
کی آواز کسی صدمے سے کم نہیں تھی۔"اگر تم تینوں کا ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو میں کچھ
پھوٹوں۔"رعید نے ان تینوں پر غصے کی بھرپور نگاہ ڈالی۔"ہاں جلدی پھوٹ نہیں تو میں
تمہیں بے موت ماردوں گا"شاہ ویز نے غصے سے کہا۔"اندر چلو تم تینوں۔"اس نے تینوں کو
اندر کا اشارہ کیا تو وہ ایک بھرپور نظر زروہ پر ڈال کر اندر کیطرف بڑھ گئے۔زروہ خوف سے ان

تینوں کو دیکھتی رہ گئی۔"صائقہ اور ایہا کیوں نہیں آئیں؟"رعید نے اندر داخل ہوتے ہی ان سے پوچھا۔"ان کے تو نخرے ہی کم نہیں ہوتے۔پہلے تو آہی نہیں رہیں تھیں پھر جب میں نے تمہارا بتایا تو بڑی شائستگی کیساتھ معذرت کرلی۔کہ ہم مصروف ہیں۔"زین نے اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا۔اسے ایہا پر بے تحاشا غصہ تھا۔جو اسکی بات کبھی نہیں مانتی تھی۔وہ دونوں کزنز تھے۔اور وہ اس کی منگیتر بھی تھی۔جبکہ صائقہ شاہویز کی منکوحہ تھی۔جو ان سب سے سمجھدار بھی تھا اور سینئر بھی۔ان سب کا ایک گروپ تھا۔ان میں تانیہ بھی شامل تھی لیکن وہ چھٹیاں گزارنے لندن گئی ہوئی تھی۔ان سب کی اچھی اور گہری دوستی کی ایک وجہ ان کے والدین کی دوستی اور علیک سلیک بھی تھی۔وہ سب کالج سے ایک ساتھ تھے۔رعید نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر گہری سانس لی جیسے اپنی بے وقوفی کا اعتراف کرنے کے لیے ہمت جمع کرنے کی کوشش کی اور پھر اب تک کا تمام واقعہ ان کے گوش گزار دیا وہ سب اسے گنگ سے دیکھ رہے تھے۔"رعید مجھے تم سے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی۔اس نے سخت لہجے میں کہا جبکہ وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔"اس سے پہلے کہ وہ شیطان صفت آدمی گھر واپس آئے تم اسے اسکے گھر چھوڑ آو۔ہم شرجیل سے نمٹ لیں گے۔"اب کی بار زین نے کہا تھا۔شاہویز اور عمر نے تائیدی نظروں سے اسکی طرف دیکھا تو وہ کھڑا ہو گیا۔جبکہ باہر دروازے سے کان لگائے سنتی زروہ کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔تو وہ کس مقصد کے تحت یہاں لائی گئی تھی۔یہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اس پر اب آشکار ہوا تھا۔ وہ بے آواز روتی رہی اور وہاں سے ہٹ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ دروازہ کھلا تو اندر سے رعید نمودار ہوا۔ اسے دیکھ کر اس نے حقارت سے منہ پھیر لیا۔ اسے تو سوچ سوچ کر ہی گھن آنے لگی تھی کہ اسے کس مقصد کے لئے یہاں لایا گیا تھا۔ یہ اسے معلوم نہ ہوا کیسے ممکن ہے؟ لیکن اسوقت صرف اسے صیحیح سلامت گھر پہنچنا تھا کسی بھی صورت میں۔ رعید نے اسے چلنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اسکے پیچھے چلنے لگی۔ پورا راستہ انہوں نے اپنی اپنی سوچوں میں گم گزار دیا تھا۔ بس ابتدا میں رعید نے زروہ سے اسکے گھر کا ایڈریس پوچھا تھا۔ اور اسکے گھر پہنچ کر جو تماشا ہوا تھا وہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ "زروہ" اپنے نام کے پکارنے پر وہ اپنے خیالات سے چونکی۔ سامنے رعید کو دیکھ کر اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔ وہ گھر کے پیچھے ایک پارک میں موجود تھے۔ "آئیں میں آپکو چھوڑ دیتا ہوں۔" رعید نے کہا۔ "کہاں؟" اس نے بے ساختہ پوچھا۔ رعید کے لب بھینچ گئے۔ واقعی جسے اسکی سگی ماں نے نہیں رکھا تھا کوئی اور کیوں رکھتا۔ کہاں جاتی وہ؟" "آپ چلیں۔" اس نے بلا آخر اسے تنگ کر کہا۔ وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔ "زروہ اگر آپ کے پاس کوئی دوسرا راستہ ہے تو بتا دیں۔ تاکہ میں یہاں سے جا سکوں اور اگر نہیں تو آپ بتائیں کہ آپ کب تک یہاں بیٹھی رہ سکتی ہیں۔" اس نے سنجیدگی سے پوچھا لیکن وہ تو جیسے لب سیے بیٹھی تھی۔" ٹھیک ہے بیٹھی رہیں آپ جب وہ آنٹی سب پڑوسیوں کو یہاں لے آئیں گی تب مزہ آئے گا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

آپکو۔" وہ زچ ہو کر باہر جانے لگا تو وہ بھی عین توقع کے اسکے پیچھے آ گئی۔ سارا راستہ پھر خاموشی سے گزرا تھا ہاں ایک اضافہ ضرور ہوا تھا یہاں نمکین پانی کا۔۔۔۔۔۔آنسوؤں کا۔۔۔۔ یہ بھی اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہوتے ہی چیخنا، چلانا کچھ بھی انسان کے دل کو ہلکا نہیں کر سکتا لیکن یہ چند ندامت کے آنسو وہ کام بہت خوبصورتی سے کر دیتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ لڑکیاں بہت روتی ہیں۔ عورت کا ہتھیار آنسو ہیں۔ مگر مچھ کے آنسو بہاتی ہیں۔۔ میں بتاؤں آپ کے آنسو صرف ہتھیار نہیں ہوتے دل میں پیوستہ کچھ نشتر کو اتار پھینکنے کے طریقے ہوتے ہیں۔ ان سے رسنے والا خون ہوتا ہے۔ ان کے گھر سے ڈیفنس تک کا راستہ لمبا ہوتا ہے۔ زروہ کو پھر بے چینی لاحق ہوئی کہ وہ اسے کہاں لے کے جا رہا تھا؟ وہ خود بھی تو ہوا کے دوش پر سوار مسافر تھی۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے ہمت کر کے رعید سے کہا کہ وہ اسے یہیں اتار دے۔" کہاں؟" رعید چونکا " یہیں میری خالہ کا گھر ہے میں ان کے گھر چلی جاؤں گی۔" اس نے بہانہ گھڑا۔ وہ اسکی گاڑی میں مزید نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ رعید کو اسکے جھوٹ کا ادراک تو ہو ہی چکا تھا لیکن اس نے اب اسے مزید روکنا مناسب نہیں سمجھا۔ اور گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔ وہ اتری اور آگے کی طرف بڑھ گئی۔ رعید گاڑی میں بیٹھ گیا۔ لیکن اسکی نظریں اسکا تعاقب کر رہی تھیں۔" یہ جا کیوں نہیں رہا؟" زروہ نے کنکھیوں سے پیچھے دیکھا اور پھر کلستے ہوئے آگے بڑھی۔ شاید وہ اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے کہ میں کسی گھر میں داخل ہو جاؤں۔ یقیناً اسے میری

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بات کا یقین نہیں آیا ہوگا؟ آبھی کیسے جاتا گوسن ٹاون میں رہنے والی کی نانی ڈیفنس میں کیا کر رہی ہو گی۔؟اس نے اسہتزائیہ انداز میں سوچا پھر ارد گرد نظر دوڑائی۔دائیں طرف ایک گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔"ابھی چلی جاتی ہوں۔اسکی تسلی کرنے کے بعد واپس آجاؤں گی۔" اس نے سوچ کر اندر کی طرف قدم بڑھا دیے۔رعید نے پہلے تو اسے حیرت سے دیکھا پھر جیسے اسکی سوچ پڑھ کر زور سے مسکرا دیا۔گاڑی سٹارٹ کی اور اسی گھر کی دہلیز پار کرلی۔زروہ نے مڑ کر حیرت سے اسے دیکھا جو ابھی واچ مین کو اسکے اندر گھس آنے کی وضاحت دے رہی تھی۔گاڑی ایک لمحے کے لیے ان کے قریب رکی۔"وینو چاچا دروازہ بند کردیں اور یہ میری دوست ہے اسے اندر جانے دیں۔" کہہ کر گاڑی زن سے آگے بڑھا گیا۔زروہ کچھ دیر تو حیرت سے اسکی بات سوچتی رہی اور جب سمجھ میں تو پھر اپنا سر پیٹ لینے کو دل کیا کہ وہ دھڑلے سے جس گھر میں داخل ہوئی تھی۔وہ کسی اور کا نہیں۔بلکہ رعید اشعر کا گھر تھا۔وہ اس شرمندگی میں ہی گھری ہوئی تھی جب رعید نے اپنی گاڑی کی چابی اس کے سامنے لہرائی تو وہ ہوش میں آئی۔"اندر آجاو" کہہ کر وہ آگے بڑھ گئے۔وہ بھی اپنی خفت کو مٹاتی آگے بڑھ گئی۔وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو سامنے اشعر بیٹھے اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے۔"السلام علیکم ڈیڈ!"وہ دونوں ابھی اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ باہر سے تیز آواز سے وہ دونوں چونک گئے۔پھر جارحانہ انداز میں شرجیل کو گھر داخل ہوتا دیکھ کر رعید کی رگیں تن گئیں۔"یہ کیا طریقہ ہے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کسی کے گھر داخل ہونے کا؟"اشعر صاحب نے ناگواری سے شرجیل کو دیکھا۔"صاحب جی یہ زبردستی اندر آ گئے ہیں۔"اس کے پیچھے وینو چاچا بھی پریشانی سے اندر داخل ہو گئے۔ جنہیں اشعر صاحب نے اشارے سے بھیج دیا۔"طریقہ اطوار آپ ہمیں سکھائیں گے اشعر صاحب۔۔۔۔۔۔اپنے بیٹے کی حرکات تو ملاحظہ نہیں کیں۔ جانتے ہیں یہ لڑکی کون ہے جو آپ کے بیٹے کے پیچھے کھڑی ہے؟یقیناً نہیں جانتے ہوں گے اور یہ بھی نہیں جانتے ہوں گے کہ آپ کے بیٹے نے اسے اغوا کیا ہے۔"اس نے استہزائیہ انداز میں کہا۔"بکواس بند کرو میرا بیٹا ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا مجھے اپنے بیٹے پر پورا یقین ہے۔" اشعر دھاڑے۔"اچھا تو پھر یہ لڑکی کون ہے اور کیا کر رہی ہے یہاں پہ۔؟"اس نے چیلنجنگ انداز میں پوچھا۔ "ڈیڈ میں آپکو سب بتاتا ہوں۔آپ پلیز پہلے اسے گھر سے نکالیں۔"رعید نے باپ کو کہا۔"تم اس گھر سے جاوگے یا مجھے گارڈز کو بلانا پڑے گا۔"اشعر نے قہر بھری نظروں سے شرجیل کو دیکھا۔" میں تو جا رہا ہوں لیکن اب آپ اپنی ساکھ کی حفاظت کرنے لے لیے چار پانچ اور گارڈز رکھوا لیں۔"وہ ہونہہ کرتا باہر نکل گیا۔تو رعید صوفے پر ڈھے سا گیا۔اشعر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔"آپ کے روم میں چل کر سب بتاتا ہوں۔"وہ زروہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا ان کے پیچھے روم میں داخل ہوا۔

****

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

شرجیل نے اپنے گھٹیا منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اپنے دوستوں کو بھی بلالیا تھا۔وہ اپنے دوستوں کیساتھ فلیٹ میں داخل ہوا تو ان تینوں کو دیکھ کر ہڑبڑا گیا۔"شرجیل بھائی آپ آئے ہیں رعید نے تو ہمیں بتایا ہی نہیں کہ اس نے پارٹی پر آپکو بھی انوائٹ کیا ہے۔"عمر نے سب سے پہلے بولنا اپنا فرض سمجھا۔"رعید کہاں گیا ہے؟"اس نے اسکے سوال کو نظر انداز کر کے کہا۔"پتہ نہیں بتا کر نہیں گیا شاید پارٹی کی چیزیں لینے گیا ہو۔"زین نے کندھے اچکائے۔شرجیل اس پارٹی کو سمجھنے سے قاصر تھا۔"کیا رعید نے اپنے دوستوں کو بھی اس چڑیا کا شکار کرنے کے لیے بلایا ہے؟"اس نے سوچا۔اپنے دونوں دوستوں کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے یہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔"میں تو اسے بچہ سمجھ رہا تھا۔"گندے ذہن کی غلاظت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔انسان خود کو بڑا تخریب کار سمجھتا ہے کہ اس نے بڑا معرکہ مار لیا ہے۔

پتہ نہیں کیسے اس ذات کو فراموش کر بیٹھا ہے۔جس کی ایک کن سے تمام الٹے معاملات سیدھے ہو جاتے ہیں۔شرجیل جیسا خود تھا رعید کو بھی ویسا ہی سمجھ رہا تھا۔جو ذہن گندگی سے بھرا ہوا ہو وہ کسی اور کے متعلق بھی اچھا نہیں سوچ سکتا۔کسی نے صحیح کہا ہے کہ انسان دوسروں میں اپنے ظرف کو نہیں دیکھتا بلکہ اپنا ہی عکس دیکھتا ہے۔جب کافی دیر گزر گئی تو شرجیل نے کافی بے چینی سے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔"رعید تو نجانے کہاں گیا تھا لیکن وہ لڑکی کہاں گئی؟"اس نے سوچا اور پھر شاہویز سے سوال بھی داغ دیا۔"اسے تو رعید اسکے گھر

چھوڑ آیا۔"جواب زین کی طرف سے ملا۔ شرجیل بدک کر اٹھا۔"کیوں؟"وہ حیران ہوا۔"وہ رونے کے قریب تھی۔ پھر ہم اپنی بہن کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے نا"عمر نے معصومیت سے کہا۔"بہن۔۔۔۔" شرجیل نے زیر لب کہا اور پھر دانت پیسے۔"تم لوگوں نے یہ کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے۔اب سچ سچ بتاو کہ رعید کہاں گیا ہے۔اس (گالی) کو لے کر۔"اب شرجیل کھل کر سامنے آنے لگا۔اس نے جو لفظ زروہ کے لیے استعمال کیا تھا وہ ان تینوں کو آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔ شاہ ویز نے آگے بڑھ کر اسے مکا رسید کیا۔"تیری بہن نہیں ہے تو اسکا کیا مطلب ہے کہ تو دوسروں کی گھر کی عزت پامال کرے گا۔"ایک،دو اور پھر نجانے کتنے گھونسوں اور لاتوں سے اسکی مرمت کی گئی تھی۔اسکے دوستوں کی مرمت بھی جاری تھی۔ عمر اور زین کے ہاتھوں شاہویز نے اسے مزید مار نا ترک کر کے دروازہ کھولا۔"دفع ہو جاو یہاں سے دوبارہ اپنی منحوس شکل مت دکھانا مجھے یا ہم میں سے کسی کو ورنہ اس دنیا میں سانس کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔"اس نے غضب ناک ہوتے ہوئے کہا تو وہ اور اسکے دوست سرپیٹ بھاگے لیکن شرجیل کو اپنے دوستوں کے سامنے اتنی سبکی کب منظور تھی لہذا جسکی عزت نہ ہو وہ دوبارہ ذلیل ہونے کے لیے رعید کے گھر پہنچ گیا۔ وہاں جو ہوا وہ آپکے سامنے تھا۔ چلیں اب چلتے ہیں اشعر کی عدالت میں جہاں مدعی رعید اپنا مدعا بیان کر رہے ہیں۔اس نے اشعر کو اتاے تک ساری کہانی سنادی۔ جن کے تاثرات اسوقت

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

خطرناک۔حد تک سنجیدہ تھے۔"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی رعی! بہت مایوسی ہوئی ہے یہ سب سن کر۔۔۔۔۔۔کیا تمہیں ابھی تک اچھے برے دوستوں کی پہچان نہیں ہوئی ہے۔دوست اگر غلط راہ پر چلنے والا ہو تو اسے روکا جاسکتا ہے اس پر چل کر خود کو تباہ نہیں کیا جاتا۔لیکن یہاں سب کام الٹا ہی ہوا ہے۔خیر جو بھی ہوا اس میں قصور تمہارا بھی تھا۔بے قصور اور معصوم۔تو وہ بچی ہے جو تمہارے نرغے میں پھنس گئی۔اس لیے تمہارے پاس ایک راستہ ہے اس سے نکاح کر لو۔"رعید نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے تو انہوں نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔"ابھی کچھ کہنے کے لیے بچا ہے کیا؟میں اس معصوم کو نہ تو اس وحشی دنیا کے حوالے کر سکتا ہوں نہ ہی کسی دارالامان کے حوالے۔غلطی تمہاری ہے۔تمہیں ہی سدھارنی ہے۔دوسری کوئی صورت نہیں ہے۔"وہ اپنا فیصلہ سنا چکے تھے۔

****

مسز اشعر(شازمہ اشعر)اور صوفیہ گھر میں داخل ہوئیں تو زروہ کو بیٹھے دیکھ کر حیران ہوئیں۔

"زروہ خیریت آج تم یہاں کیسے؟"صوفیہ نے حیرت کا اظہار بھی کر دیا۔"وہ بس ایسے ہی۔۔۔۔"اسکی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیا کہے۔"مما زروہ میری کلاس فیلو ہے۔بہت معصوم اور ڈیسنٹ سی لڑکی۔جسکے بارے میں میں آپکو بتاتی تھی۔یہ وہی ہے۔"صوفیہ نے بھی بلا تکان بولنا شروع کر دیا۔"بہت ہی پیاری بچی ہے اور بہت ہی اچھی بھی۔"صوفیہ اکثر

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تمہارے بارے میں بتاتی بھی ہے۔ تم دونوں بیٹھ کر باتیں کرو میں ابھی آتی ہوں۔ "بیٹا کچھ کھایا پیا بھی ہے یا نہیں۔؟" وہ جاتے جاتے رک کر اس سے پوچھنے لگیں۔ "ابھی تو آئی ہے ہمیں بھی یاد نہیں رہا سلیم سے کہنا آپ اس سے کہیں کچھ لے آئیں کھانے کے لیے۔" اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے اشعر نے کہا تو وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئیں۔ "بابا آپکا زروہ سے تعارف ہو گیا؟" "ارے کہاں بیٹا یہ تو ویسے بھی کم بولتی ہیں اور پھر ڈرتی بھی بہت ہیں۔" بابا یہ میرے کالج کی فرینڈ ہے زروہ۔ زروہ یہ میرے پیارے سے ورلڈ بیسٹ پاپا ہیں۔" وہ اٹھ کر ان سے سینے لگ کر بولی تو زروہ محض سر جھکا کر مسکرا دی۔ کچھ دیر بعد ان کے سامنے کھانے کے لوازمات پیش کیے گئے۔ زروہ نے بے دلی سے صوفیہ کے کہنے پر کچھ چکھ لیے۔ اسی دوران اشعر نے سارے واقعات اپنی بیگم کے گوش گزار دیے۔ "اشعر میں جانتی ہوں۔ کہ رعید نے جو کچھ کیا ہے وہ غلط ہے لیکن اس نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا اور پھر وہ نادم۔ بھی ہے اپنی غلطی پر ابھی اسکی یونی کو دوسرا سال ہے۔ ایسے میں شادی مناسب نہیں ہے۔ وہ ابھی معصوم اور ا میچور ہے۔ شازمہ نے بے چینی سے کہا۔ "شازمہ آپ صرف اپنے بیٹے کا سوچ رہی ہیں۔ کیا زروہ کسی کی بیٹی نہیں ہے۔ اگر خدانخواستہ صوفیہ کیساتھ ایسا کوئی واقعہ پیش آتا تو آپ کیا چاہتیں۔ اسے دربدر بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتیں یا اسے دھتکار دیتیں۔ یہ کیسا انصاف ہے اور کس کے ساتھ انصاف ہے۔" انہوں نے رسان سے سمجھایا۔ "لیکن وہ ابھی چھوٹے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہیں۔شازمہ نے احتجاجاً کہا۔"یہ اختیارات اللہ پہ چھوڑ دو۔وہ دونوں بالغ بھی ہیں اور شادی بھی ضروری ہے۔ہم کسی غیر لڑکی کو بغیر کسی وجہ کے گھر نہیں رکھ سکتے پھر لوگ سوال اٹھائیں گے اور پھر ہمارے گھر نوجوان لڑکا بھی رہتا ہے۔لہذا یہی بہتر رہے گا۔"انہوں نے ہر پہلو بیوی کے سامنے رکھا اور تسلی آمیز انداز میں ان کا ہاتھ دبایا۔

****

دروازے کی دستک سے وہ اپنی سوچ سے ہوش کی دنیا میں لوٹے۔"انکل آپ نے بلایا تھا؟" زروہ دروازے میں کھڑی پوچھ رہی تھی۔"آو بیٹا"انہوں نے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ منتظر نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔"مجھے رعید نے سب بتایا ہے۔میں اپنے بیٹے کی غلطی پر واقعی نادم ہوں۔"انہوں نے تمہید باندھی۔زروہ کا دل۔زور سے دھڑکا۔انجانے خیالات اس کے ارد گرد منڈلاتے رہے۔"کیا وہ اسے گھر سے جانے کا کہنے لگے تھے۔" "میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا لیکن ایک باپ ہونے کی حیثیت سے میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اگر آپ اسے مان لیں تو۔۔۔۔۔۔۔

"میں آپکا اور رعید کا نکاح کرانا چاہتا ہوں۔"انہوں نے نظریں اٹھا کر اسکے تاثرات دیکھے لیکن جھکے سر کی وجہ سے وہ کوئی اندازہ نہ لگا سکے۔"آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟۔" انہوں نے پوچھا تو وہ گہری سانس لے کر رہ گئی۔"میرے پاس کوئی دوسرا راستہ بھی تو نہیں

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہے۔"افسردہ سی مسکراہٹ کیساتھ کہا گیا۔"میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپکو اس گھر کے کسی مکین سے کوئی شکایت نہ ہو گی۔"انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا۔

****

اگلے چند گھنٹوں میں وہ زروہ عباس سے زروہ رعید بن گئی۔ایجاب و قبول کرتے ہوئے آج کے سارے واقعات اس کے سامنے فلم کی طرح دہرائے گئے تھے۔اشعر نے اپنے چند قریبی رشتہ داروں کو بلایا تھا اور رعید نے اپنے چند دوستوں کو جن میں انکی فیملیز بھی شامل تھیں۔عظمہ اس قدر اچانک افتاد پر گھبرا کر رہ گئی تھی۔یاسر کی جتاتی نظریں اسے بہت کچھ باور کرا رہی تھیں لیکن وہ بے بس تھی۔

****

اشعر لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس تھے۔انکی شادی شازمہ سے بالکل ارینج میرج تھی۔شازمہ کی طبیعت بھی اشعر کے موافق تھی۔سیدھی سادی،خاموش طبع اور سنجیدہ اس لئے رفاقت کے بیس سال بہترین گزرے تھے۔انکی دو ہی بیٹیاں تھیں۔عظمہ اشعر اور صوفیہ اشعر۔بیٹے کی شدید چاہ کے باوجود اللہ نے انہیں۔اسکی نعمت سے محروم رکھا۔شازمہ

کے کہنے پر اشعر نے رعید کو یتیم خانے سے اڈاپٹ کیا تھا۔اسطرح انہوں نے تینوں بچوں کو اعلیٰ'تعلیم اور اعلیٰ'تربیت دی تھی۔ عظمہ کی شادی 3 سال پہلے اشعر نے یاسر سے کی تھی جو انکی طرح امارت میں تو برابر نہیں تھا۔لیکن اشعر نے شرافت کی امارت کو ہمیشہ کی طرح فوقیت دی تھی۔ان دو سالوں میں وہ یاسر کی لالچی فطرت سے آگاہ ہو گئے تھے۔لیکن خاموش رہنے پر مجبور تھے۔بیٹی کا معاملہ حساس ہوتا ہے ہمیشہ ہر کسی کے لیے۔بیٹیاں اللہ تعالیٰ'کی طرف سے رحمت بنا کر ہی بھیجی جاتی ہیں لیکن یہ معاشرہ انہیں۔بوجھ بنا دیتا ہے۔کبھی انکی قیمت لگا کر یعنی جہیز سے کبھی انکی عزت کو مہرہ بنا کر چاہے تہمت لگے یا طلاق کے طعنے باپ کسی دور کا حاکم ہی کیوں نہ ہو، بادشاہ ہو یا مصنف۔بیٹی کے معاملے میں ہمیشہ کمزور ہی ہوتا ہے۔اشعر عظمہ کے معاملے میں کمزور تھے کیونکہ عظمہ کی ڈیڑھ سال کی ایک بیٹی بھی تھی۔نور العین جو انہیں عظمہ ہی کی طرح عزیز تھی۔لیکن ہائے رے قسمت۔۔۔۔۔!رعید MBA کے دوسرے سال میں تھا وہ نسٹ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا۔تعلیم کے میدان میں اشعر کو اپنے بچوں سے کبھی شکایت نہیں ہوئی تھی۔ان کے تینوں بچے ہی ذہین تھے۔ رعید کا شوق بھی ایل ایل بی ہی تھا۔وہ اپنے باپ کی طرح لوگوں کے لیے انصاف کا ذریعہ بننا چاہتا تھا۔لیکن پھر اشعر کے کہنے پر اس نے MBA کا انتخاب کیا اور پھر CSS کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔صوفیہ سیکنڈ ائیر میں پنجاب کالج میں ہی زیر تعلیم تھی اور زروہ کی ہی کلاس فیلو

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تھی۔زروہ کے تین بہن بھائی تھے۔احسن،نیہااور حمنہ۔ زروہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھی اور دوسرے نمبر پر نیہا جو نہم کلاس میں زیر تعلیم ۔ تھی۔پھر احسن جو پانچویں کلاس میں تھا اور پھر حمنہ جو تیسری کلاس میں زیر تعلیم تھی۔زروہ کے والد عباس کا ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا۔اس کے بعد سے ممتاز بیگم نے اپنے بچوں کو ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا۔زروہ اسوقت صرف بارہ سال کی تھی اور اپنے باپ کی لاڈلی بھی۔اس لیے انکی وفات نے صرف اس پر گہرا اثر ڈالا تھا۔

****

"امی یہ سب کیا ہو رہا ہے؟نکاح اچانک ایسے بھی ہوتا ہے کیا۔؟"عظمہ نے سب مہمانوں کے جانے کے بعد دھیمی آواز میں ماں سے استفسار کیا۔"چلو اپنے کمرے میں تمہیں سب بتاتی ہوں۔"شازمہ اسے لے کر اپنے کمرے میں آ گئیں۔اور پھر جو کچھ انہوں نے بتایا اس نے عظمہ کا سر چکرا کر رکھ دیا۔"میرے اللہ!یہ کیا کر دیا رعید نے۔۔۔۔امی پلیز ان باتوں کے بارے میں یاسر کو پتہ نہ چلے ان کو تو موقع ہی مل جائے گا بات کرنے کے بارے میں اور رعید سے بھی کہیں کہ میری مشکلات میں اضافہ نہ کرے۔"وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔"تم فکر نہ کرو اسے کون بتائے گا۔"انہوں نے تسلی دینے والے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔وہ دونوں باہر آئیں تو عظمہ کی ساس کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔"ویسے بھائی صاحب ایسی بھی کیا

Copyright by New Era Magazine

جلدی تھی کہ ایک ہی دن میں نکاح بھی کر دیا اور لڑکی کے ماں باپ بھی کہیں۔ نظر نہیں آئے۔" انہوں نے کرید نے والے انداز میں پوچھا۔" جی زروہ میرے دوست کی بیٹی ہے۔ پچھلے ماہ اسکا انتقال ہو گیا۔ مرتے وقت اسکی آخری خواہش ایک اچھے سسرال کی تھی۔ اور پھر اپنی بچی مجھے سونپ گیا۔ کچھ عرصہ تو زروہ اپنی چچی کے ہاں رہی۔ پھر انہوں نے مجھے فون کر کے اپنی امانت لے جانے کو کہا تو میں لے آیا۔ اب گھر میں بغیر کسی رشتے کے ایک لڑکی کو تو نہیں رکھ سکتا تھا۔ آپ تو جانتے ہیں لوگوں کی باتیں۔ بس اس لیے میں آج زروہ بیٹی کو لے آیا اور جھٹ پٹ نکاح کر دیا۔" انہوں نے ایسی کہانی گھڑی کہ مقابل کو یقین آجائے۔ اور وہ واقعی کسی حد تک مطمئن ہو گئیں تھیں۔" اسکی ماں اور بہن بھائی۔" لیکن مکمل بہر حال مطمئن نہیں ہوئیں تھیں۔ اشعر پریشان ہو گئے تھے۔ اسکی زندہ ماں کو تو نہیں مار سکتے تھے نا۔" میری امی بیمار رہتی ہیں زیادہ تر وقت ہسپتال میں گزرتا ہے۔ میری امی کی طرح میں بھی اکلوتی ہوں اپنے والدین کی۔ پاپا کی جتنی پینشن آتی ہے امی کے علاج پر خرچ ہو جاتی ہے۔" اب کی بار زروہ کو خود بولنا پڑا۔ صوفیہ نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ عظمہ آپی کے سسرال والے بہت حد تک پریشان کن ہیں۔ ان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ انکو مطمئن کرنا ہی ہوتا ہے۔" اوہ اچھا! بہت افسوس ہوا ویسے یہ سب سن کر۔ ویسے تمہارے والد کیا کرتے تھے؟" اب تو مانو زروہ کا امتحان شروع ہو گیا تھا۔" بینک میں سرکاری ملازم تھے۔" اس نے

Copyright by New Era Magazine

اطمنیان سے جواب دیا۔"پھر تو بہت مال جمع کرر کھا ہو گا۔"انہوں نے طنزیہ کہا۔اس بار زروہ کچھ نہ بول سکی۔اسوقت وہ سب ہال میں موجود تھے اور تقریباً گھر کے تمام۔افراد ہی وہاں موجود تھے۔"تمہاری چاچی یاماں نے تمہیں کوئی جہیز وغیرہ نہیں دیا ہے۔"اس بار مصنوعی حیرت سے بولیں۔زرینہ بیگم انکے شوہر نے انہیں تنبیہہ نظروں سے انہیں گھورا۔لیکن وہ نظرانداز کر گئیں۔"ابھی تو ہم نے اپنی بہو کو کچھ نہیں دیا۔اتنی جلدی میں نکاح جو ہوا ہے۔ انشاءاللہ ولیمہ دھوم دھام سے ہو گا۔اور بری اور جہیز کی نمائش بھی کر دی جائے گی۔"شازمہ نے بات سنبھالنے کی کوشش کی۔"صوفیہ دیکھو تھک گئی ہو گی بھابھی تمہاری۔جاواسے کمرے میں لے جاو۔"اشعر نے صوفیہ کو اشارہ کیا تو وہ اسے لے گئی۔"پھر ہمیں بھی اجازت دیں۔"

"یاسر بھی کھڑا ہو گیا۔"ارے بیٹا!بیٹھو کچھ کھا پی کر جانا۔"شازمہ نے داماد کی۔خاطر مدارت کو کہا۔"نہیں پھر آوں گا۔یہ تو سالے صاحب کی اچانک نکاح کے بارے میں پتہ چلا تو میں آگیا۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔شازمہ چپ کی چپ رہ گئیں۔عظمہ ان سے ملی اور پھر وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔باقی کا وقت عظمہ نے اپنی ساس اور شوہر کی طنزیہ باتیں سننے میں گزار دیا۔

****

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو حیران رہ گئی۔ بلاشبہ پورا گھر اپنی طرز کا ہی تھا اور کشادہ تھا۔ لیکن رعید کا کمرہ دیکھ کر کسی شہزادے کی سلطنت کا گمان ہوتا تھا۔ جہازی سائز کا بیڈ جسکے دائیں طرف ڈریسنگ اور بائیں طرف پوری دیوار پر الماری تھی۔ دو دیواریں گہرے نیلے رنگ کی جبکہ دو ہلکے نیلے رنگ کسی حد تک آسمانی رنگ کے روغن سے مزین تھیں۔ "دنگ رہ گئی نا رعید بھائی کا کمرہ دیکھ کر جو بھی دیکھتا ہے حیران رہ جاتا ہے۔ ہمارے پورے گھر میں سب سے زیادہ خوبصورت کمرہ ہے۔ بھائی کے آن بان بھی شہزادوں والے ہیں۔ پورا کمرہ بھائی کی مرضی سے سیٹ کیا گیا ہے۔ اور انہیں اپنی چیزوں میں ہلکی سی ردوبدل بھی پسند نہیں ہے۔ ممی ڈیڈی کے اکلوتے چشم وچراغ ہیں۔" صومیہ اپنی عادت سے مجبور تھی۔ "اوہ سوری میں تو بھول ہی گئی کہ تمہیں ریسٹ کرنا ہے۔ تم ریسٹ کرو میں صبح ملوں گی۔" وہ اس کے گال تھپتھپا کر چلی گئی۔ تو اس نے بھی سر سے سنہری چادر اتار دی جو نکاح کے وقت اسے اوڑھائی گئی تھی۔ اور بیڈ پر لیٹ گئی۔ بیڈ اتنا ملائم تھا کہ سر رکھتے ہی رگ رگ میں سکون سرائیت کر گیا۔ کچھ تھکان بھی تھی دن بھر کی کہ اسے فوراً نیند آ گئی۔

****

رعید اپنے دوستوں کیساتھ چلا آیا۔ تینوں نے ٹریٹ کی مطالبی کیا تو اس نے کے ایف سی کا رخ کیا۔ انہیں کھانا کھلانے کے بعد وہ کافی دیر تک سڑک پر گاڑی دوڑاتا رہا۔ تا کہ دماغ کو پرسکو

ن کر سکے اور آج ہوئے نئے سانحے کو قبول کر سکے۔ وہ بارہ بجے کے قریب گھر پہنچا تو اشعر کو کاونج میں بیٹھا دیکھ کر ٹھٹھکا۔ سلام کیا جسکا جواب نہایت سرد لہجے میں دیا گیا۔ "میرا خیال ہے کہ آج ہی صاحبزادے کا نکاح ہوا ہے۔ اگر مٹر گشت کا ارادہ ملتوی کر دیا جاتا تو بہتر ہوتا۔ وہ لڑکی تمہاری ملازمہ نہیں ہے جو تمہارے کمرے میں تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ رعید ایک بات کان کھول کر سن لو مجھے زروہ سے تمہارے متعلق کوئی شکایت نہ ملے۔ اب سمجھ داری اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرو۔ وہ تمہاری بیوی ہے۔ اسکی ذمہ داری تم پہ عائد ہوتی ہے۔ کوئی پارٹ ٹائم جاب بھی ڈھونڈ لو کیونکہ میں تمہارے گھر کا خرچ نہیں اٹھاوں گا۔ اب جاو۔" انہوں نے بھی اچھی خاصی سنا ڈالیں۔ وہ خاموشی سے سیڑھیاں چڑھ گیا اسے اشعر کو مزید کوئی شکایت کا موقع نہیں دینا تھا۔ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر سوتے ہوئے پائی گئی۔ "ابھی دکھاوں ناڈیڈی کو انکی بہو کا انتظار تو مزہ آجائے۔" اس نے کلس کر سوچا اور چینج کرنے گھس گیا۔ کمرے میں کسی آواز سے زروہ کی آنکھ کھلی تو دیکھا رعید اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا کوئی کریم لگا رہا ہے۔ "دن رات اتنی کریمیں لگائیں گے تو سفید تو ہوئے ہی نا۔" زروہ نے دل میں سوچا۔ رعید مڑا اور اسے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔ زروہ حیرت سے اسے دیکھتی رہی۔ "آپ یہاں کیوں سو رہے ہیں؟" بہت کوشش کے بعد خود کو کہنے سے روک نہ پائی۔ "کیا مطلب؟" "مطلب بیڈ پر میں سووں گی آپ کاوچ پر جا کر سو جائیں۔" اس نے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

معصومیت سے کہا۔"واٹ؟"اس کے چیخنے پہ زروہ ڈر گئی۔"اس میں چلانے کی کیا ضرورت ہے؟ہم دونوں بیڈ پر ایسے نہیں سو سکتے۔"اس نے غصے سے کہا۔اور میں کاوچ پر ہر گز نہیں سو سکتا۔مجھے بیڈ کے علاوہ کہیں نیند نہیں آتی ہے۔"اس نے کہہ کر تکیہ منہ پر رکھ لیا۔زروہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔"پلیز""تم جا کر کاوچ پر سو جاو۔"اس نے مفت مشورہ دیا تو زروہ کا منہ کھل گیا۔"مطلب کہ وہ زروہ یعنی زروہ عباس کو کاوچ پر سونے کا مشورہ دے رہا تھا۔وہ غصے سے اٹھی۔اور رعید کی سائیڈ پر آکر اسکے منہ سے تکیہ کھینچا۔رعید نے حیرت سے اسے دیکھا"اٹھیں"اس نے بازو سے کھینچتے ہوئے کہا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔"میں آپ کیساتھ بیڈ پر کمفرٹیبل نہیں ہوں اسلیے آپ کاوچ پر جا کر سوئیں گے۔کیونکہ میں آپ کی وجہ سے ان مشکلات کا شکار ہوئی ہوں اس لیے اب آپ کو ہی تھوڑا کمپرومائز کرنا پڑے گا۔"وہ تسلی سے کہتی بیڈ کی دوسری جانب آکر لیٹ گئی"اور اپنے آپ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو مصیبت بن کر میرے اوپر نازل ہوئی ہیں۔"اس نے غصے سے کہا اور کاوچ کیطرف بڑھ گیا۔لیکن زروہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔کچھ دیر بعد رعید نے آنسووں سے تر آواز سنی۔"یہ عذاب آپ نے خود اپنے لیے چنا ہے لہذا بھگتیں۔اور آئندہ مجھے اس حوالے سے طعنہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"اس نے کہا اور خاموشی سے لیٹ گئی۔رعید جوں کا توں رہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

گیا۔وہ تو بس آج سارے دن کی فرسٹریشن اور اشعر سے ملی ڈانٹ کی وجہ سے آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا تھا۔اسکا مقصد اسے ہرٹ کرنا بالکل بھی نہیں تھا لیکن وہ کر چکا تھا۔

****

اسے صبح خیزی کی عادت تھی۔اس لیے وہ صبح جلدی اٹھی۔اور پھر فجر کی نماز پڑھی۔اور کھڑکیاں کھول دیں تو صبح کی مہکتی تازہ ہوا نے اسے ایکدم تازہ کر دیا۔وہ مسکراتی ہوئی فریش ہو کر باہر نکلی تو صبح سات بجے ناشتے کی میز کو سجا ہوا دیکھ کر حیران ہوئی۔اس گھر کے طور طریقے اسے حیران کر دیتے تھے۔کیونکہ یہ اس کی سوچ کے بر عکس تھے۔اس نے میز پر آ کر سب کو سلام کیا جسکا جواب سب نے خوش دلی سے دیا۔"رعید کہاں ہے؟شازمہ نے اس سے پوچھا'وہ تو سو رہے ہیں۔اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔"یقیناً کل ہمارے سپوت نے اتنا بڑا معرکہ جو سر انجام دیا ہے بیچارے تھک گئے ہوں گے۔"اشعر نے طنزیہ کہا تو شازمہ نے بے بسی سے انہیں گھورا۔پہلے دن ہی بہو کے سامنے بیٹے کی عزت افزائی انہیں کب منظور تھی بھلا۔"وہ تو ویسے بھی ناشتہ دیر سے کرتا ہے نا۔"شازمہ نے اپنی سی کوشش کی۔"ہوں اسے سمجھا دو۔اب اپنے اطوار بدل لے۔کنوارہ نہیں رہا وہ۔"اشعر اسوقت کسی جابر باپ سے کم نہیں لگ رہے تھے۔زروہ نے بمشکل اپنی ہنسی قابو میں کی۔"میں ابھی بلا کر لاتی ہوں۔"وہ اٹھ گئی۔کمرے میں پہنچی تو وہ ابھی تک بے سدھ پڑا تھا۔چند لمحے تو وہ سوچتی رہی کہ کیسے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اٹھائے۔ پھر کچھ دیر بعد سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس انڈیل دیا۔ وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اور اسے اپنے سامنے مسکراتے ہوئے پاکر مشتعل ہو کر کھڑا ہو گیا۔ "یہ کیا بد تمیزی ہے؟۔" اس نے غصے سے لوچھا۔ "کل آپ سے تمیز اور عزت سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ کو سمجھ نہیں آئی تھی۔ تو میں نے دوسری زبان کا سہارا لیا۔ جلدی سے ناشتے کی میز پر پہنچیں۔ ورنہ آج بغیر ناشتے کے یونی جانا پڑے گا۔" وہ اطمینان سے کہتی نیچے چلی گئ۔ جبکہ وہ جو کل والے رویے پر شرمندہ تھا اور معذرت کا سوچ رہا تھا اور اپنی سوچ پر لعنت بھیجتا واش روم میں گھس گیا۔

****

وہ نیچے آیا تو سب تقریبا ناشتہ کر چکے تھے۔ "زروہ بیٹا کیا آپ آج کالج جائیں گی؟" اشعر نے کوٹ اٹھا کر اس سے پوچھا۔ "زروہ کیسے چھٹی کر سکتی ہے ہمارے سینڈ اپس ہو رہے ہیں ڈیڈ اس کا جانا بہت ضروری ہے۔" صومیہ نے فٹ سے جواب دیا۔ "اوکے دین رعید ول ڈراپ یو اینڈ پک یو اپ۔" انہوں نے ایک نظر رعید کے سراپے پر ڈالی۔ "بٹ ڈیڈ۔۔۔۔۔۔" رعید کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ "اینی پرابلم۔۔" اشعر نے ایسے لوچھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ بیٹا کوئی اعتراض کر کے بتاو۔ "" "نو ڈیڈ" اس نے سر جھکا لیا۔ ٹھیک ہے بیٹا زروہ جب آپ فری ہو جاو تو رعید کو کال کر دینا۔ وہ جاتے ہوئے اسے کہنے لگا۔ "لیکن ڈیڈ زروہ کے پاس تو موبائل نہیں

ہے۔"صومیہ کی زبان پھسلی۔"اوہ اٹس اوکے۔رعید اپنا فون زروہ کو دے دینا۔"انہوں نے لاپرواہی سے کہا۔"واٹ"رعید بدک کر اٹھا۔اسکا ایک لاکھ کا موبائل سام سنگ ایس ۱۹ اشعر اس لڑکی کو دینے کو کہہ رہے تھے۔"واٹس ہیپنڈ ناو؟"اشعر بے زاری سے بولے۔"ڈیڈ میں اسے نیا موبائل لے دوں گا۔"اس نے سر جھکا کر کہا۔"اسے کیسے؟رعید تمہاری بیوی ہے اور رعید تمہیں بتانا پڑے گا بار بار۔اسکی عزت تم پر فرض ہے۔"اشعر تو غصہ ہی ہو گئے۔"میں تو آپ کا بیٹا نہیں ہوں نا بس وہ بیٹی پے اب آپ کی۔"وہ غصے میں کھولتے ہوئے بڑبڑایا۔"کچھ کہا؟"اشعر کے شیر کان اسکی بڑبڑاہٹ سے محفوظ نہ رہ سکے۔"نہیں کچھ نہیں میں دے دوں گا اپنا موبائل ان کو۔"اس نے بے بسی سے ماں کیطرف دیکھتے ہوئے کہا۔جس نے کندھے اچکا دیے جیسے کہہ رہی ہوں کہ تمہاری اپنی کرتوتوں کا پھل ہے۔

****

وہ گاڑی کے پاس آئی تو صوفیہ رعید کیساتھ اگلی سیٹ پر براجمان تھی۔اور وہ پچھلی سیٹ پر براجمان ہو گئی۔"آج تو میں چھوڑنے جارہا ہوں لیکن کل سے اگر کوئی ایک منٹ بھی لیٹ ہوا تو بے شک پیدل پنجاب کالج پہنچ جائے۔"جسکو بتانے کے لیے کہا گیا تھا بلاشبہ اس نے سن لیا تھا۔کالج کے باہر رکی تو صومیہ فوراً اندر چلی گئی۔رعید نے زروہ کو روک لیا۔"یہ لو اس میں مائی نمبر کے نام سے میرا نمبر سیو ہے۔ایک سم اس میں ہے دوسری میرے پاس ہے۔جب فارغ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہو جاو تو مجھے کال کر دینا۔"اس نے موبائل اسکی طرف بڑھایا تو اس نے تھام لیا اور گاڑی سے نیچے اتر گئی۔ بریک کے وقت وہ اپنی دوست سے باتیں کر رہی تھی کہ اسکا فون بج اٹھا۔ وہ ہڑ بڑا گئی۔ اپنی کم عقلی پر افسوس ہوا کہ سائلنٹ پر کیوں نہ کر لیا۔ جلدی سے فون نکالا تو مائی نمبر کے نام سے کال تھی وہ حیران ہوئی۔ اس نے سکرین کو دائیں بائیں اوپر نیچے سوائپ کرنے کی کوشش کی لیکن کال اٹینڈ نہیں ہوئی۔ ساتھ بیٹھی عیشہ نے اسکی کال اٹھانے میں مدد کی۔" ہیلو"دوسری طرف سے کہا گیا تو اس نے سلام کیا۔"السلام علیکم""""""وعلیکم سلام" اتنی جلدی کیا تھی کال اٹھانے کی ایک دو گھنٹے مزید لگا دیتی۔ کب سے کال کر رہا ہوں پنجاب کالج کی بریک تو ویسے ہی 20 منٹ کی ہوتی ہے۔ اچھا سنو جو بات میں نے کرنی تھی کہ چھٹی کے وقت اکیلے کہیں مت جانا۔ صوفیہ کیساتھ ہی رہنا مجھے کال کر دینا میں گیٹ پر آجاوں گا۔ اوکے اللہ حافظ آپ کی بریک ختم ہونے والی ہے۔ ٹیک کیئر۔"اس نے کال کاٹ دی۔ جبکہ وہ حیران و پریشان سی اسے سنے گئی۔ اسی وقت بریک ختم ہو گئی تو اس نے موبائل سائلنٹ پر لگا کر بیگ میں رکھ دیا۔"تم پاگل ہو اتنا مہنگا فون کالج میں لانے کی کیا ضرورت تھی اگر کہیں گم ہو گیا تو۔"عیشہ کے کہنے پر وہ الجھ گئی۔"کیا مطلب؟""""مطلب صاف ہے لاکھوں کا موبائل کالج میں کون لاتا ہے۔"اس نے زروہ کے سر پر جیسے بم پھوڑا تھا۔ اگلے تمام لیکچرز سنے بے دھیانی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

میں سنے تھے۔ نظر بار بار موبائل کیطرف جاتی تھی۔ چھٹی کے وقت اس نے صوفیہ سے کہہ کر فون کروادیا۔اسے اس وقت گھر جانے کی جلدی تھی۔

****

راستے میں صومیہ نے آئس کریم کھانے کی فرمائش کردی تھی۔رعید نے اس سے فلیور پوچھا تو لیکن زروہ کو کمال مہارت سے نظرانداز کر گیا۔اس سے صومیہ نے ہی پوچھا تھا۔" نو تھینکس مجھے بالکل پسند نہیں ہے یہ آئس کریم میں قلفی کھالیتی ہوں۔"اس نے آرام سے انکار کردیا۔رعید اور صومیہ نے اپنی اپنی آئسکریم ختم کی اور پھر ڈرائیو کرنے لگا۔ایک دفعہ پھر گاڑی روکی تو اسے حیرت ہوئی۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔رعید گاڑی سے نکل کر سامنے ایک قلفی کی دکان میں داخل ہو گیا۔کچھ دیر بعد وہ چند قلفیاں تھامے گاڑی میں داخل ہوا اور اسکی طرف بڑھادی۔"اوہ تو وہ اتنا بے خبر نہیں تھا جتنا اس نے سوچا تھا۔" وہ صبح سے جل کڑھ تو رہی ہی تھی لیکن جب وہ سامنے آیا تو الفاظ کھو سے گئے۔اب کیا کہا جائے؟بہت ہمت کر کے وہ اٹھی اور موبائل اسکے سامنے رکھ دیا۔رعید نے چونک کر اسے دیکھا۔"مجھے موبائل کی ضرورت نہیں ہے۔جب کالج سے فری ہوں گے تو صومیہ کال کردے گی۔"اسنے بلآخر جواز پیش کیا۔"اور کبھی آپ نے مجھ سے ڈائریکٹ کانٹیکٹ کرنا ہو تو؟"وہ سنجیدگی سے بولا۔وہ ہڑ بڑا گئی۔لیکن خاموش ہو گئی۔اب اسے کیا بتاتی۔"بابا نے مجھ سے کہا تھا کہ میں موبائل آپ کو

دوں میں بابا کی بات نہیں ٹالتا۔"اس نے مزید بتایا۔"لیکن میں اتنا قیمتی موبائل لے جا کر کیا کروں گی؟"اب اس نے اصل۔وجہ بیان کی۔"تو کیا ہوا۔اکثر لڑکیاں لے کر آتی ہوں گی۔"صومیہ بھی iphone x لے کر جاتی ہے۔"اس نے اطلاع دی۔"لیکن میری عادت نہیں ہے۔""تو کیا ہوا بن جائے گی۔"اس نے بات ہی ختم کر دی۔

****

دوپہر کے کھانے کے وقت بھی رعید گھر پر موجود نہیں تھا۔اشعر اس بار بھی بہت ناراض ہوئے۔لیکن وہ رعید ہی کیا جو باز آجائے۔تقریباً تین بجے رعید صاحب گھر تشریف لائے ۔زروہ کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر تنگ آگئی تھی۔وہ باہر لاونج میں چلی آئی۔صومیہ اپنے کمرے میں تھی جبکہ شازمہ کسی کے گھر گئی تھیں۔رعید سیٹی بجاتے ہوئے گھر میں داخل ہوا۔عام طور پر لوگ سلام کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔غالباً شرفاء کا یہی طریقہ کار ہوتا ہے۔رعید نے فورسے میگزین کو دیکھا جیسے اسکے پیچھے موجود چہرے کا اندازہ لگانا چاہا۔زروہ نے میگزین بند کر کے سامنے میز پر رکھا۔"اوہ"اسکے منہ سے بے اختیار نکلا۔سلام بحر حال۔انہوں نے بھی نہیں کیا تھا۔"السلام علیکم"زروہ نے بھی جتانے والے انداز میں کہا۔"وعلیکم سلام"وہ کچھ شرمندگی سے بولا۔"سیم!میرے لیے کھانا لا دو۔"وہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔"کھانا کھایا جا چکا ہے۔"زروہ تسلی سے بولی۔"کیا مطلب میرے لیے کچھ تو

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

پڑا ہو گا۔" وہ حیران ہوتے ہوئے بولا۔" جی نہیں کھانا وقت پر کھایا جاتا ہے۔اب آپ رات کے وقت کھانا کھا سکیں گے۔"اس نے چہرے پر دل جلانے والی مسکراہٹ کیساتھ کہا۔"تم مجھے سکون کیوں نہیں کرنے دے سکتی۔کیوں مجھے بار بار احساس دلاتی ہو کہ میں ایک قید خانے میں بند ہوں۔" وہ۔ جھنجھلا کر رہ گیا۔"آپ جو چاہیں سوچ سکتے ہیں۔کوئی قید نہیں ہے۔"اس نے اطمینان سے کہا اور سیڑھیاں چڑھ گئی۔وہ پیر پٹخ کر رہ گیا۔اب تو حد ہی ہو گئی تھی۔وہ اسے کچھ کھانے کے لیے دینے پر تیار نہیں تھی اور وہ بھوک کا بہت کچا تھا اسکی اس عادت سے سب واقف تھے۔اب تک میں بابا کی وجہ سے لحاظ کر رہا تھا۔اب نہیں کروں گا۔وہ بدلہ لینے کا مصمم ارادہ کر کے آگے بڑھ گیا۔

****

صبح زروہ نماز کے لیے اٹھی تو اسے خواب خرگوش کے مزے لیتے ہوئے پایا۔پہلے خود وضو کیا نماز پڑھی پھر اسے اٹھانے کی طرف بڑھی۔جب چار پانچ آوازیں دینے کے بعد وہ نہ اٹھا تو زروہ نے اسے دھمکی دی۔"اب اگر آپ نہیں اٹھیں نا تو یہ پانی کا جگ آپ کے اوپر انڈیل دوں گی۔"لیکن اسکی دھمکی کا بھی کوئی خاص اثر نہ پا کر زروہ نے اسے بازو سے جھٹکے دیے۔وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔"کیا مسئلہ ہے؟"زروہ کو سامنے دیکھ کر اسکے چہرے پر ناگواری پھیلی۔"اٹھیں اور نماز پڑھیں۔وقت کم رہ گیا ہے۔کب سے آپ کو اٹھا رہی ہوں لیکن آپ تو نہ جانے کن

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

حور پریوں کے خواب دیکھنے میں محو ہوتے ہیں۔" وہ الماری سے قرآن پاک اٹھا رہی تھی۔" آپکو تو جیلس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے طنزیہ جواب دیا۔ لیکن دوسری طرف خاموشی رہی اب وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ وہ سر جھٹکتا ہوا وضو کے لیے بڑھ گیا۔

****

صبح ناشتے پر وہ وقت پر موجود تھا حتی کہ لنچ پر بھی۔ گھر والے حیران تو بہت ہوئے لیکن اس مثبت تبدیلی سے مطمئن بہت تھے۔ ہاں جب اس نے گھر داخل ہوتے ہوئے سلام کیا تو سب غش کھاتے کھاتے بچے۔" مجھے لگتا ہے کہ قانون میں کچھ تبدیلیاں کر دینی چاہییں۔" اشعر نے کچھ فائلز میز پر دھریں۔ سب نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔" لڑکوں کے جوان ہوتے ہی انہیں کھونٹیوں سے لٹکا دیں۔ والدین کی ساری پریشانیوں کا حل ہے۔" انہوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔ رعید خفت کیساتھ مسکرا دیا۔ شام کے وقت وہ زروہ کے سر پر کھڑا تھا۔" کیا چاہیے آپکو؟" زروہ نے اسے ایک نظر دیکھتے ہوئے پوچھا۔" آپ" وہ دلفریب مسکراہٹ کیساتھ بولا۔ زروہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔" کافی موٹی نہیں ہو گئیں آپ میں سوچ رہا ہوں ہم جوگنگ کرنے چلتے ہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔" موٹی ہو گئی ہوں۔" زروہ کی آواز میں صدمہ تھا۔" ہاں بالکل دیکھو خود کو شیشے میں۔" رعید نے بھرپور اداکاری کی۔" آپکی آنکھیں خراب ہیں۔" زروہ غصے سے بولی۔" نہیں آپکو یقین نہیں آتا تو دیکھ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

لیں شیشے میں۔"زروہ اسے گھورتے ہوئے شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئ۔اور اب اسے وہی نظر آرہا تھا جو رعید اسے دکھانا چاہ رہا تھا۔ایک تو ہم لڑکیوں کو نہ کوئی وہم نہ لگے۔پھر اس سے پیچھا چھڑانا کے ٹو سر کرنے کے برابر ہے۔"میں سچ میں موٹی ہو گئی ہوں؟"اس نے رعید سے ایک بار پھر تصدیق چاہی۔"جی بالکل لیکن فکر کرنے کی کوئ بات نہیں ہے دو دن میں میں آپکو پہلے جیسا کر دوں گا۔بس جو ڈائٹ اور جوگ میں بتاوں ویسی ہی کرنی ہو گی۔"زروہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔"لیکن میرے پاس تو جوگرز نہیں ہیں واک کے لیے۔"اس نے اپنی پریشانی بتائ۔"تو کوئ بات نہیں ہے آپ یہ صومیہ کے پہن لیں۔"وہ پورا انتظام کر کے لایا تھا اسے ٹریک سوٹ بھی دیا اور خود باہر چلا گیا۔جب کافی دیر تک وہ نہ آئ تو اسے خود آنا اپڑا۔"کیا ہوا؟"وہ پریشانی سے جوگرز دیکھ رہی تھی جب رعید نے پوچھا۔"مجھے لیسز باندھنے نہیں آتے۔"اس نے سر جھکا کر خاموشی سے بتایا۔رعید بلا تردد خاموشی سے آگے بڑھا اور اسکے لیسز باندھنے لگا۔ایک لمحہ کے لیے زروہ بالکل ساکت رہ گئ۔اسکی سلطنت کا شہزادہ اس کے لیے جھک کر اسکے تسمے بند کر رہا تھا۔جسکی اپنی کوئی شناخت باقی نہیں رہی تھی۔رشتوں میں محبت کی کتنی ضرورت ہوتی ہے وہ نہیں جانتی تھی لیکن عزت کی قدر ضرور جانتی تھی۔اس نے اپنے ارد گرد دو مرد دیکھے تھے۔باپ اور بھائی۔بلا شبہ وہ اس سے بہت محبت کرتے تھے لیکن ان جیسی عزت اس نے کسی سے نہیں پائ تھی اور اب یہ تیسرا مرد تھا اسکا شوہر جو اسے ان

سے بڑھ کر عزت سے نواز رہا تھا۔اسکی آنکھیں بھر آئیں۔وہ لیسز باندھ کر کھڑا ہوا تو اس نے کمال مہارت سے آنسو صاف کیے۔"کیا ہوا؟"وہ فکر مند ہوا۔"وہ آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔" اس نے جھوٹ گھڑا اور آنکھیں حیرانی لئے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔

****

وہ پرایا ہے مگر اپنا لگتا ہے

ایک گھنٹے کی مسلسل دوڑ کے بعد اب وہ ہانپنے لگی تھی۔جبکہ رعید اسے مسلسل ڈکٹیٹ کر رہا تھا۔وہ اب تھک کر گھاس پر بیٹھ گئی وہ اب رعید سے بہت دور تھی۔اسلیے وہ خود سمجھ نہ سکا کہ وہ بیٹھی ہے یا گری ہے۔وہ بھاگ کر اسکے قریب آیا۔"کیا ہوا؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا۔لیکن زروہ کا سانس اکھڑنے لگا۔رعید پریشان ہو گیا۔بھاگ کر جا کر واٹر بوٹل لایا اور اسکو پینے کے لیے دیا۔تو وہ کچھ بہتر ہوئی۔"شکر ہے اللہ کا۔"وہ اسکے ساتھ ہی ڈھیر ہو گیا۔" آپ نے بتایا ہی نہیں کہ آپکو سانس کا مسئلہ ہے؟"اس نے دائیں ابرو اچکائی۔"کیونکہ آج سے پہلے مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ مجھے یہ مسئلہ ہے۔"اسکی بے خبری پر وہ ہنس دیا۔"آپ یونی نہیں جاتے؟"اس نے سرسری سا پوچھا۔"نہیں چھٹیاں ہیں اس لیے آج کل ایڈوینچرز کر رہے تھے۔"اسکے اشارہ کرنے پر وہ سمجھتے ہوئے افسردگی سے مسکرا کر سر جھکا کر رہ گئی۔اسی وقت دروازے سے پوری پلٹون اندر آئی اور وہ دونوں کھڑے ہو گئے کیونکہ اب حملہ انہی پر ہونا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تھا۔وہ دونوں عقبی حصے میں موجود تھے اوراب اندر داخل ہو رہے تھے۔"رعید کس قدر بے وفاواقع ہوئے ہو مطلب بغیر بتائے شادی بھی کر لی۔اور ٹریٹ بھی صرف اپنے دوستوں کو دی۔یعنی ہم کسی کھاتے میں ہیں یا نہیں۔"صاعقہ لڑنے والے انداز میں بولی۔"میں نے تو شاہ ویز بھائی کو کہا تھا کہ آپکو بلا لیں۔انہوں نے ہی کہا کہ کوئی ضرورت نہیں ہے رنگ میں بھنگ ڈالنے کی۔"رعید نے آرام سے سارا ملبہ شاہ ویز پر ڈال دیا۔جس نے ایک شکایتی نظر رعید پر ڈالی۔"ان جناب کا بس چلے تو ہمیں قید با مشقت کی سزا سنا ڈالیں۔"ایمانے زین پر چوٹ کی۔تو وہ بلبلا اٹھا۔"بھئ ہماری کیا غلطی ہے یہ خود تمہیں بلانا چاہتا تو بلا نہ لیتا۔اب میں تمہیں کال کرتا تو کونسا تم نے آجانا تھا۔"وہ اس سے ابھی تک خفا تھا۔"یہ دیکھیں سب کو پتہ ہے نا کہ میری کلاس ہوتی ہے ۱۲ بجے کالج میں تو پھر اس نے مجھے کال کیوں کی۔اوراب موصوف ناراض ہو کر بیٹھے ہیں۔"ایمانے بھی شکوہ کیا۔"بالکل یہ بات تو ہم سب کو معلوم ہے۔" رعید نے مکمل تائید کی۔"اچھا اب دیر مت کرو مکمل بھابھی سے تعارف کرواو ہمارا۔نکاح کے دن تو سلام دعا ہی نہیں ہوئی۔"عمر بے حد اشتیاق سے زروہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔"یہ عمر لنگور ہے۔"زین کے گویا ہونے پر عمر نے اسکی کمر پر مکہ رسید کیا۔"آج صرف ہمارا تعارف ہو گا تم لوگ موقع گنوا چکے ہو۔"صاعقہ نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔"میرا تو تعارف ہو سکتا ہے نہ میں کنوارہ ہوں۔"عمر نے مسکین سی شکل بنالی تو وہ اسکے عجیب سے منطق پر اچنبے سے اسے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

دیکھنے لگے۔"یہ bachelor ہونے میں کونسی بڑائی ہے بلکہ تمہیں تم تواپنا چہرہ چھپا کر گزر جانا کہیں۔کنواروں کو تو ویسے بھی کہیں جاب نہیں ملتی عزت کہاں ملے گی۔"زین نے اسے لتاڑا۔"کاش میں پھنس جاتا لیکن مجھے پھنسانے والی تو لندن میں مقیم ہے۔"عمر نے اپنے ندیدہ آنسو صاف کیے۔"او بھائی منہ دھو رکھو۔اس نے تمہیں گھاس بھی نہیں ڈالنی۔"شاہ ویز نے اب اس کے لتے لیے۔وہ سب مہذب انداز میں صوفے پر بیٹھ گئے

(مہذب انداز صرف زروہ کی وجہ سے تھا)۔جواب صائقہ اور ابیہا سے باتیں کر رہی تھی۔"وہ مجھے گھاس کیوں ڈالنے لگی۔۔۔"عمر کی بات زین نے اچک لی۔"ہاں یہ گدھا تھوڑی ہے۔" عمر اسکی طرف جارحانہ انداز میں بڑھا لیکن رعید نے اسے روک دیا۔ملازم کھانے کا پیغام لے کر آیا تو سب کھانے کی میز کی طرف بڑھ گئے۔"رعید میں تم لوگوں کے گھر میں ملازموں کیساتھ اچھا سلوک دیکھ کر بہت متاثر ہوتا ہوں۔"شاہ ویز نے کھانے کے دوران رعید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"آج جب میں صبح آفس پہنچا تو میں نے اپنے ایک کولیگ کو واچ مین سے لڑتے ہوئے دیکھا۔اور بات صرف اتنی تھی کہ اس نے گاڑی کو ذرا سائیڈ پر پارک کرنے کا کہا تاکہ دوسری گاڑیوں۔کو پارکنگ کی جگہ مل سکے۔اور میں اسکو برا بھلا سناتے دیکھ کر حیران تھا۔ہم لوگوں کو ذرا سا عہدہ مل جائے تو نجانے خود کو کیا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔رعید نے بتایا تو سب نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔"آج میں نے بھی اشارے پر ایک گاڑی والے کو بچے کو

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

جھڑکتے ہوئے دیکھا جو بھکاری تھا۔"عمر نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔"یار اب تو تبدیلی نہیں آ گئی۔"زین کی زبان میں کھجلی ہوئی۔"تبدیلی تو اندر سے آتی ہے۔سوچ کی تبدیلی سے۔نعرہ ہر کوئی بلند کرتا ہے۔عمل کوئی کوئی کرتا ہے؟"شاہ ویز نے سنجیدگی سے جواب دیا۔"اصل چیز تو شاہویز بھائی انسانیت کی عزت ہے نا۔انسان نے انسان کی عزت کرنا چھوڑ دی ہے۔غرور غالب آگیا ہے۔"رعید نے کہا۔"آپ کے گھر کے ملازم آپ کے نوکر ہیں آپ کے غلام نہیں کہ جیسا مرضی سلوک کریں۔واچ مین،ٹریفک وارڈن ہو حتی کہ کوئی بھی انسان ہو اسکی عزت آپ پر واجب ہے۔کوئی بھکاری شوق سے تو نہیں بنتا یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے کس کی کیا مجبوری ہے۔ان کے ہاتھ پھیلانے کے پیچھے کیا کہانی ہے۔میں یہ نہیں کہتی کہ پیشہ ور گداگر کو آپ پیسے دیں۔اور ایسے نیٹ ورک کو مضبوط کریں۔لیکن انکی تذلیل کرنے کا حق آپکو نہیں ہے۔چاہے وہ خواجہ سرا ہی کیوں نہ ہو۔جسے اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔اسکی تحقیر کی اجازت آپ کو نہیں۔اللہ تعالی' نے بنی آدم کو عزت آدم کو عزت بخشی تو بنی آدم کا یہ فرض ہے کہ دوسرے کی بھی عزت کریں۔"صائقہ نے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی۔"میں بھرپور انداز میں تمہاری تائید کرتی ہوں۔"تم نے وہ شعر تو سنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ایسا کی بات زین نے اچک لی۔

جب سے عاشق ہوئے تمہارے ہم

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

لگ گئے گور کے کنارے ہم

اسکے ترنم سے شعر کہنے پر جہاں سب ہنس دیے۔ ایہانے غصے اور شرم سے سرخ ہوتے ہوئے چہرے کیساتھ زین کو دیکھا۔ جس نے اب شرارت سے ایہا کی طرف دیکھا۔ میں اس شعر کی طرف اشارہ کر رہی ہوں۔

آدم کی کسی روپ میں تحقیر نہ کرنا

پھرتا ہے زمانے میں خدا بھیس بدل کر

اس نے دانت پیستے ہوئے کہا سب ہنس دیے۔ زین نے شرارت سے اسکی طرف دیکھا اور پھر چوٹ کی۔

اشعار میرے یوں تو زمانے کے لیے ہیں

کچھ شعر فقط انکو سنانے کے لیے ہیں

اب تو گویا مقابلہ شروع ہو گیا تھا۔

کبھی بیٹھے سبب میں جو روبرو تو اشارروں میں ہی گفتگو

وہ بیان شوق کا برملا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

عمر نے ان دونوں کے شعر پر کہا تو سب کھلکھلا دیے۔ زین نے سر کھجایا جبکہ وہ غصے میں اٹھ کر باہر چلی گئ۔ "لو ہو گئی ناراض اب جاو منا کر آو" شاہ ویز نے عمر اور زین کو گھورا۔ "میں کیوں جاوں ان صاحب کی منگیتر ہیں؟" عمر نے بری الزمہ ہوتے ہوئے کہا۔ زین اسے گھورتا ہوا ابیہا کے پیچھے چل دیا۔ وہ لان کی سیڑھیوں پر بیٹھی سر گھٹنوں پر رکھی رو رہی تھی۔ زین گہری سانس بھرتا اسکی طرف آیا۔ "ابیہا" اس کے پکارنے پر اس نے غصے سے رخ موڑ لیا۔ وہ دھیرے سے مسکرایا۔ "اب میں تم سے مذاق بھی نہ کروں؟" وہ غصے سے بولی۔ "ایسے کرتے ہیں مذاق یوں سب کے سامنے شرمندہ کر کے۔" ابیہا نے غصے سے لال بھبھوکا چہرے کیساتھ کہا۔ زین کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ "میں نے کب شرمندہ کیا ہے؟" اسکی حیرت ابیہا نے صرف ایک خفگی سے بھری گھوری سے اسے نوازا۔ "اچھا سوری۔" زین اسکے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھا۔ ابیہا نے خفگی سے منہ دوسری طرف کر لیا۔ "سوری" اب اس نے کان پکڑے۔ "اچھا بس اب زیادہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب آئندہ ایسا کیا تو بات نہیں کروں گی۔" اس نے تنبیہ کی۔ "جی عالی جاہ!" کچھ دیر توقف کے بعد وہ شرارت سے بولا۔

مجھے چاہتے ہوں گے بہت لوگ مگر

مجھے چاہیے صرف اسکا چاہنا

Copyright by New Era Magazine

شعر مکمل کرتے ہی اس نے اندر کی طرف دوڑ لگا دی۔"زین"وہ چلائ۔لیکن وہ ہنستے ہوئے اندر جا چکا تھا۔"پاگل"ایہا ہنستے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئ۔

****

ان کے نکاح کو ایک مہینہ ہو چکا تھا۔دونوں میں بہت اچھی انڈرسٹینڈنگ بھی ہو گئ تھی۔وہ رعید کو اپنے دن بھر کی کارستانی سناتی اور وہ اسکے ساتھ تبصرہ کرتا۔کبھی وہ خفا ہوتی تو کبھی وہ ہنس دیتی۔آج علینہ نے کالج میں اسکی والدہ کی بیماری کی اطلاع دی تو وہ بہت پریشان ہو گئ۔نوراں چاچی کے اردوں کی بھنک اسے بھی تھی۔وہ اس گھر کی بڑی بیٹی تھی لہذا اسکا پریشان ہونا بنتا تھا۔تیمور کے لیے نینا پر ان کا اصرار بڑھتا ہی جا رہا تھا۔اور ممتاز بیگم کو یقینا اسکی پریشانی تھی۔رعید نے واپسی اسکی خاموشی کو نوٹ کیا تھا۔لیکن صومیہ کے سامنے کچھ پوچھا نہیں۔وہ کمرے میں آیا تو زروہ نماز پڑھ رہی تھی۔کچھ سوچ کر وہ باہر چلا گیا۔آدھے گھنٹے بعد وہ کمرے میں آیا تو وہ اب بھی جائے نماز پر بیٹھی تھی۔رعید نے غور سے دیکھا تو اسکا وجود لرزتا ہوا محسوس ہوا۔وہ بے آواز اسکے پیچھے کھڑا ہوا وہ کچھ پڑھ رہی تھی۔دونوں ہاتھ اٹھائے اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔اس نے آہستگی سے زروہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے پکارا۔"زروہ!"

اس نے فوراآنکھیں کھولیں اور رعید کو سامنے دیکھ کر تیزی سے آنسو صاف کیے۔لیکن رعید اس ایک لمحے میں قید ہو کر رہ گیا تھا۔"کیا ہوا ہے آپکو؟میں کب سے آپکو دیکھ رہا ہوں آپ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

پریشان نظر آ رہی ہیں۔اور اب آپ رو بھی رہی تھیں؟"وہ اسکے قریب بیٹھا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔اسکے آنسو پھر سے بہنے لگے۔"کیا ہوا ہے؟"رعید اب بے چین ہوا۔"امی کی طبیعت بہت خراب ہے آج علینہ نے کالج میں بتایا۔"اس نے ہچکیاں لیتے ہوئے بتایا۔"ان شاءاللہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گی۔چلیں آپ رونا بند کریں اور تیار ہو کر نیچے آ جائیں میں آپ کو لے چلتا ہوں انکے گھر۔"اس نے زروہ کے آنسو اپنی پوروں سے چنتے ہوئے کہا۔زروہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تو وہ سر ہلاتا اسکے گال تھپتھپا کر باہر چلا گیا۔وہ وہ دونوں گھر تو پہنچ گئے تھے لیکن اب زروہ کو ڈر لگ رہا تھا۔اگر اسکی ماں نے آج بھی اسے دھتکار دیا تو؟رعید نے آگے بڑھ کر بیل بجائی۔زروہ کو وہیں کھڑا دیکھ کر وہ اسکے پاس آیا اور کچھ کہے بغیر زروہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔احسن نے دروازہ کھولا۔اور اسے کھڑا دیکھ کر چیخ ماری۔"آپی اتنے دنوں بعد آئی ہیں۔"وہ اسکا ہاتھ پکڑے اندر آیا تو ممتاز بیگم بھی اسے دیکھ کر کھل اٹھیں۔پھر احسن کو گھورا جو رعید کو اندر لانا ہی بھول گیا تھا۔ممتاز کے بلانے پر وہ ہنستے ہوئے ان کے آگے جھکا۔اور وہ۔تو اس ادا پر نہال ہی ہو گئی تھیں۔ابھی مسرت کی کچھ ساعتیں گزر ہی رہی تھیں کہ نوراں چاچی گھر میں داخل ہوئیں۔اور زروہ کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئیں۔"میں بھی کہوں ماں بیمار ہے چار دن سے اور بیٹی کو ہوش ہی نہیں ہے۔لو آج آ ہی گئی بیٹی ماں پر احسان کرنے۔ارے کیوں بار بار اسکے زخم ہرے کرنے آ جاتی ہے۔اس کی بچی کچی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

عزت کی دھجیاں اڑانے کی کیا ضرورت ہے۔" وہ تو شروع ہی ہو گئیں تھیں۔ جبکہ باقی سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ "میرے خیال سے یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے آپ دخل اندازی نہ کریں تو بہتر ہی رہے گا۔" رعید نے مداخلت کی۔ "ارے واہ بھئی گونگے کے منہ میں بھی زبان آ گئی ہے۔ ارے بھیا اٹھا لے کر تم لے گئے تھے۔ اب دل بھر گیا؟ تو اسے گھر چھوڑنے آ گئے نا اسے اپنے پاس۔ "انکو تو گویا پر ہی لگ گئے تھے۔" رعید چلیں آپ یہاں سے۔" زروہ نے آگے بڑھ اسکا بازو تھاما۔ "ہاں ہاں جاو بھیا یہ شریفوں کا محلہ ہے۔۔۔۔۔۔ رعید نے انکی بات کاٹ دی اور زہر خند لہجے میں بولا۔ "شرافت کا معنی کل جب آپ کو عدالت کی طرف سے نوٹس ایشو ہو گا۔ بلیک میلنگ اور اپنے گھر کے کرائے کیساتھ سود وصول کرنے پر۔" اسکی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ "آپ نے ان کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اسکی سزا آپکو کم سے کم بھی دو سال ہو گی۔" اس نے انکی معلومات میں اضافہ کیا۔ نوراں چاچی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ ممتاز کی طرف آیا۔ "کل میں آپکو گھر کہیں اور ہی ارینج کر دوں گا آپ کل ہی یہ گھر چھوڑ دیں۔" ان سے کہہ کر دوبارہ نوراں چاچی کی طرف مڑا۔ "اگر آپ نے انہیں مزید تنگ کیا تو کل کی بجائے آج پولیس آپکے دروازے پر کھڑی ہو گی۔" یہ کہہ کر زروہ کا ہاتھ تھامتا وہ گھر سے نکل گیا۔

****

وہ گھر پہنچے تو کہرام برپا تھا۔ عظمہ کو یاسر نے گھر سے نکال دیا تھا۔ پورا ایک مہینہ وہ اسے اس بات پر اذیت دیتا رہا کہ اسکے بھائی نے ایک لڑکی کو اغوا کیا ہے۔ یہ خبر ان تک کیسے پہنچی کوئی نہیں جانتا تھا۔ لیکن ایسی باتیں چھپی نہیں رہ سکتیں۔ یہ تو وہ بھی جانتے تھے۔ سب گھر والے گنگ تھے۔ اسی صورتحال سے وہ بچنا چاہتے تھے۔ نجانے ذرا سی بات پر لوگ کیوں اپنا گھر تباہ کرنے پر آجاتے ہیں۔ کیا گھر بسانا اتنا ہی آسان کام ہے جتنا کہ دوسروں کی وجہ سے توڑنا۔ لڑکی کے میکے میں ذرا سی بات ہو تو سسرال میں جینا کیوں دوبھر کر دیا جاتا ہے۔ اچھے اور برے حالات کہاں نہیں ہوتے۔ انسان کے اختیار میں کچھ ہوتا تو سب اچھا ہی ہوتا۔ اس سب سے سب سے بڑا صدمہ رعید کو لگا تھا۔ جسکی وجہ سے اسکی بہن کی زندگی مشکلات کا شکار ہوئی تھی۔ وہ سب سے نظریں چرائے کمرے میں چلا گیا۔ آج پہلی بار یوں ہوا تھا کہ عظمہ گھر آئی تھی اور وہ اس سے نہیں ملا تھا۔ زر وہ اپنی جگہ پر خود کو مجرم تصور کر رہی تھی۔ جو کچھ ہوا تھا اسکی وجہ سے ہوا تھا۔ اشعر صاحب نے یاسر کو گھر بلایا تھا تاکہ دوٹوک بات کر سکیں۔ ان کی بیٹی اتنی ارزاں نہیں تھی کہ انہیں تذلیل کا نشانہ بنایا جاتا۔ آج اشعر ہاوس میں اداس شام کا راج تھا۔ رعید کمرے میں بند تھا زر وہ نے ایک دو مرتبہ کھٹکھٹایا۔ لیکن پھر تھک ہار کر وہ لاونج میں آگئی جو سنسان پڑا تھا۔ اسے وحشت ہونے لگی تو وہ لان میں آگئی۔ لان کی سیڑھیوں پر اسے عظمہ بیٹھی نظر آئیں۔ اس نے ہمت کر کے انکی طرف قدم بڑھائے اور ان کیساتھ بیٹھ

گئی۔ عظمہ کے انداز میں۔ کوئی تبدیلی نہ آئی۔ "یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے نا۔" کچھ دیر اسے یک ٹک دیکھنے کے بعد زروہ نے پوچھا تو عظمہ چونک گئی۔ اسکا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔ "انسانوں کی وجہ سے کچھ نہیں ہوتا جو ہوتا ہے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ نصیبوں کا کھیل ہے رعید سے تمہارا نکاح ایسے ہی ہونا تھا۔ جیسا لکھا گیا ہے۔" اس نے بھی آہستگی سے کہا۔ "آپ یاسر بھائی سے محبت کرتی ہیں؟" زروہ نے پتہ نہیں کیا جاننے کے لیے پوچھا تھا۔ "کون سی بیوی ہو گی جسے اپنے شوہر سے محبت نہیں ہو گی۔ اور اگر کوئی ایسی بد نصیب ہے بھی تو اسے کبھی سچی خوشی نصیب نہیں ہوئی ہو گی۔" اس نے اداس سی مسکراہٹ کیساتھ کہا۔ اور پھر چونک کر زروہ کو دیکھا۔ "کیا تمہیں رعید سے محبت نہیں ہے؟" ان کے ایکدم پوچھنے پر وہ سٹپٹا گئی۔ "کیا مطلب؟" "مطلب کہ کیا تمہیں اسکے دور جانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا؟" اس نے سوال بدل لیا۔ اس نے پہلی مرتبہ اس بارے میں سوچا تو اسکا دم گھٹنے لگا۔ "واقعی رعید کے بغیر کیا حیثیت تھی اسکی۔ اگر اسکا نام بھی نہ ہوتا اسکے نام کیساتھ تو وہ کیا کرتی کہاں جاتی۔ اسکا صرف وہی تھا۔ عظمہ اس کی خاموشی سے کیا سمجھی تھی وہ نہ جانتی تھی لیکن اس نے کچھ سمجھنا شروع کر دیا تھا۔ "رعید میرا بھائی ہے زروہ معصوم بھی اور پاگل بھی۔ میں جانتی ہوں وہ کسی کی بھی باتوں میں آسانی سے آجاتا ہے۔ اس نے اتنا بڑا قدم کیسے اٹھایا میں نہیں جانتی ہوں۔ لیکن اتنا پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اسکا ارادہ غلط نہیں ہو گا۔ اب ایک مہینہ تو

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تمہیں بھی اس کیساتھ ہو گیا ہے۔ تم بتاؤ اس نے کبھی تمہیں hurt کیا؟ وہ جذباتی ہے لیکن بے وقوف نہیں ہے۔ رشتوں کو نبھانا اسے آتا ہے۔" نور کے رونے کی آواز پر اسے وہیں سوچوں میں غرق چھوڑ کر اندر چلی گئ۔

****

زروہ نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ اس نے گہری سانس لی۔ آخر کار دروازہ تو کھلا۔ لیکن جب وہ اندر داخل ہوئ تو خالی کمرہ اسکا منہ چڑا رہا تھا۔ "رعید!" اس نے باتھ کا دروازہ کھلا دیکھا تو پکارتی ہوئ ٹیرس پر آ گئ۔ اور وہ وہیں بیٹھ کر آدھے چاند کو دیکھ رہا تھا۔ "شہزادہ زمین پر۔" وہ شرارت سے کہتی اس کیساتھ بیٹھ گئ۔ رعید نے ایک خاموش نظر اس پر ڈالی اور پھر اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ "آپ کیوں اداس پرندہ بن کر بیٹھے ہیں؟" زروہ کسی طرح اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ لیکن اس نے تو نہ بولنے کی قسم۔ کھائ تھی۔ "رعید' زروہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "آپ اندر آ جائیں۔" "زروہ میں کچھ دیر میں آ جاؤں گا۔" اس نے زروہ کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ "نہیں میں آپ کیساتھ جاؤں گی چلیں۔ آپ بھی اب سردی بڑھ رہی ہے۔" اس نے ہٹ دھرمی سے کہا۔ "آپکو سردی لگ رہی ہے نا آپ اندر جائیں۔ مجھے سردی لگے گی تو میں آ جاؤں گا۔" اس نے زچ ہو کر کہا۔ لیکن وہ وہیں بیٹھی رہی۔ کئ ساعتیں خاموشی میں گزر گئیں۔ رعید نے ایک غصیلی نظر اس پر ڈالی جسکے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے۔ اور دھیرے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

دھیرے کانپ رہی تھی۔"بد تمیز خود تو سوئیٹر پہن کے بیٹھے ہیں سردی نہیں لگ رہی میرا بھی خیال نہیں ہلکا سالان کا سوٹ پہن کر رکھا ہے۔"زروہ دل ہی دل میں کلس رہی تھی۔"اگر مجھے کوس لیا ہے تو اندر چلیں۔رعید نے اٹھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔وہ ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئ۔"آپ کے ہاتھ ٹھنڈے ہو رہے ہیں اور ضد کر کے بیٹھ گئ ہیں آپ"اس نے خفگی سے کہا۔"صبح سے دروازہ بند کرر کھا تھا آپ نے اور جب دروازہ کھول کر مجھ پر احسان کر ہی تو خود ٹیرس پر جا کر بیٹھ گئے۔"اس نے شکایتی انداز میں کہا۔رعید ہلکا سا مسکرایا۔اداس مسکراہٹ۔۔۔۔۔۔

کرتا نہیں تم سے شکایت یہ دل مگر

کہنا یہ چاہتا ہے کہ تم، تم نہیں رہے

"رعید آپ۔ایسے کیوں کر رہے ہیں؟"وہ روہانسی ہو گئ۔"میں کیا کر رہا ہوں؟"اس نے بھنویں اچکائیں۔اور اسکو بیڈ پر بیٹھا کر ہیٹر آن کرنے لگا۔"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟"اس نے کچھ دیر بعد اس سے پوچھا۔"نہیں بالکل نہیں۔"وہ بیڈ پر اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔"پھر آپ پہلے جیسے ہو جائیں ایسے آپ اچھے نہیں لگ رہے۔"زروہ نے ناراضی سے کہا۔"پہلے کیسا

تھا؟"اس نے دلچسپی سے پوچھا۔"مجھے نہیں پتہ آپکو پتہ ہو گا۔"اس نے ناراضی کے اظہار کے طور پر منہ موڑ لیا۔"زروہ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔آپکو اتنی پریشانی ہوئی۔عظمہ آپی کی لائف میری وجہ سے ڈسٹرب ہو گئی۔"وہ کہیں کھو سا گیا تھا۔"ایک منٹ رعید کچھ آپ کی وجہ سے نہیں ہوا سب اللہ کی مرضی سے ہوا۔آپ اپنی مرضی سے کوئی حرکت بھی نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ نہ چاہے۔پھر یہ سب آپ نے کیسے کر لیا؟اب اس میں کیا بھلائی ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔"اسے نے مدبرانہ انداز میں سمجھایا۔"میں دیکھ رہا ہوں آپ میری کمپنی میں رہتے رہتے سمجھدار ہو گئی ہیں۔"""میں پہلے سے ہی سمجھدار تھی۔"اس نے گردن اکڑا کر کہا۔کچھ دیر وہ اسے دیکھتا رہا پھر ایکدم دونوں ہنس دیے۔

****

سرکار تمہیں معلوم نہیں انداز محبت

دل خود ہی جھک جاتا ہے۔جھکایا نہیں جاتا

صبح کافی دیر کشمکش میں کھڑی رہی۔تیاری کے درمیان بھی دماغ ایک جگہ الجھا ہوا تھا۔اسے نوٹس لینے تھے جو کافی دن سے سر نے کہا ہوا تھا۔لیکن اس کے پاس پیسے نہیں تھے جو وہ خریدتی۔آج اسے یقین تھا کہ سر زبان سے تو نہیں کہیں گے لیکن ممکن ہے کہ کلاس سے باہر

Copyright by New Era Magazine

نکال دیں۔ صومیہ کو بھی اس نے نہیں بتایا تھا۔ کہ اسکے پاس نوٹس نہیں ہیں۔ بلآخر جب وہ ناشتہ کر کے کمرے میں آیا تو زروہ نے ہمت کر کے کہہ دیا۔ "رعید مجھے کچھ نوٹس لینے ہیں۔" "تو لے لیں۔" وہ فون میں مگن تھا۔ "لے تو میں لوں۔ لیکن میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔" اس نے شرمندگی سے کہا۔ رعید نے ایک جھٹکے سے سر ہٹا کر اسے دیکھا۔ "ایک مہینہ ہو گیا تھا اسے یہاں رہتے۔ کپڑے جو اسے پہلے دن صومیہ نے دیے تھے وہی پہنتی تھی اور گھر میں کسی کو ہوش ہی نہیں تھا کہ اس کی اپنی بھی تو ضروریات ہو سکتی ہیں۔ اب وہ سوچ رہا تھا تو اسے خود پر غصہ آ رہا تھا۔ یہ ذمہ داری اسکی تھی۔ اس گھر لا کر بٹھا کر اس نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے؟" لعنت ہو تم پر رعید!" "خود کو لعنت ملامت کرتا وہ اپنی وارڈوب کی طرف بڑھا۔ "کتنے چاہیں آپکو؟" اس نے مڑ کر زروہ سے پوچھا۔ "ٹو ہنڈرڈ۔" اس نے بے یقینی سے زروہ کو دیکھا اور پھر سر جھٹک کر پیسے نکالنے لگا۔ "یہ لیں۔" اس نے بیس ہزار اسکی طرف بڑھا دیے۔ "مجھے صرف دو سو چاہیں۔" اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔ "رکھ لیں آپکے کام آ جائیں گے۔" اس نے کہا اور باہر چلا گیا۔ زروہ نے اپنی ہتھیلی پر رکھے پیسوں کو دیکھا۔ اور ان میں سے ایک ہزار نکال کر بیگ میں جبکہ باقی وارڈوب میں رکھ دیے۔

****

اس شرط پہ کھیلوں گی پیا پیار کی بازی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

جیتوں تو تجھے پاوں ہاروں تو پیا تیری

واپسی پہ اسے رعید نے بہت ساری شاپنگ کروائی اسکے انکار کو کسی کھاتے میں لائے بغیر۔ وہ شاپنگ سے بھرے ہاتھ لے کر اندر داخل ہوئی تو وہ دونوں اشعر کے کمرے کی جانب بڑھے جہاں ایک طرف عظمہ نورالعین کی انگلی تھامے آنسو بہا رہی تھی۔ شازمہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ یاسر اور اسکی بہنوں کی زبان 120 کی سپیڈ سے چل رہی تھی۔ "آپکا بیٹا ایک لڑکی کو اغوا کر کے لاتا ہے اور اسکی بے بسی سے فائدہ اٹھا کر آپ نے اسکا نکاح اپنے بیٹے سے کروا دیا۔ آپ مجھے بیوی کی عزت کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ پہلے خود تو اپنے بیٹے کو عورت کی عزت کرنا سکھائیں۔ پتہ نہیں کس گندے خون۔۔۔۔۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اشعر دھاڑے تھے۔ جبکہ کمرے میں موجود باقی افراد کو سکتہ ہو گیا تھا۔ "یاسر میرے بیٹے کے متعلق ایک لفظ بھی مت کہنا۔" انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔: "؟کیوں نہ کہوں۔ ابھی تک آپ کی بہو کو نہیں معلوم کہ یہ آپکا بیٹا نہیں ہے۔ اور کس کا ہے۔ یہ تو آپ بھی نہیں جانتے۔ اللہ جانے جائز بھی ہے یا۔۔۔۔۔" ایک بار پھر اسکی بات کاٹ دی گئی تھی۔ "بس بہت بول لیا آپ نے اور بہت سن لیا میں نے۔۔۔۔۔ آپ نے جتنے عذر پیش کیے ہیں ان میں کثیر تعداد میں رعید کی ذات پر ہیں۔ تو عظمہ آپی کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ یا چلیں رعید انکا بھائی ہے تو چند ایک گناہ ان سے بھی سرزد ہوئے ہوں تو نور کی کیا غلطی ہے اپنی بیٹی کو کون جدا کرتا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہے خود سے جبکہ آپ نے اسے تو اپنے پاس رکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔جو آپکی بیٹی سے محبت کو ظاہر کرتا ہے۔"وہ سینے پر ہاتھ باندھے سکون سے اسکا سکون غارت کر رہی تھی۔"تو کون سا بیٹا پیدا کیا ہے اس نے؟جو اپنے پاس سنبھال کر رکھیں؟"اسکی بہن کی زبان چلی تھی۔"آپکی ذہنیت پیچ ہے۔بیٹیاں شہزادیاں ہوتی ہیں اور شہزادیاں صرف بادشاہوں کو دی جاتی ہیں۔ افسوس!آپ بادشاہ بننے کے قابل بھی نہیں ہو سکتے۔ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ کہ طرف سے آزمائش رہی ہو اور آپ رعید سے اپنا مقابلہ نہ کریں۔آپ دونوں مشرق اور مغرب کی طرح ہیں بالکل الٹ۔۔۔رعید کو عورت کی عزت کرنا بھی آتی ہے اور بیوی کی بھی۔۔۔کیا آپکو آتی ہے؟"

میں اغواشدہ تھی نا۔۔۔تو پھر بتائیں اس معاشرے میں اغواشدہ لڑکی کو کون قبول کرتا ہے؟ لیکن اس گھر نے مجھے قبول کیا رعید نے بھی۔اور عزت تو میری سوچ سے بھی زیادہ دی۔لیکن آپ نہ تو آج تک خود بیوی کی عزت کر سکے اور نہ ہی کروا سکے۔ظاہری بات ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی عزت نہ کرے اسے مان نہ بخشے تو کوئی دوسرا کیوں کسی رشتے کا لحاظ کرے گا" اس نے تمسخرانہ انداز میں اسکی بہنوں کیطرف دیکھا۔"رعید آپ سے بہت مختلف ہیں وہ میری عزت بھی کرتے ہیں اور کروانا بھی جانتے ہیں۔کم از کم مجھے انہوں نے کبھی اس طرح طنز نہیں مارے جس طرح بغیر کسی قصور کے آپ نے عظمہ آپی کو مارے۔شوہر کو سائباں ہونا

چاہیے ٹھنڈی چھاؤں کیطرح نہ کہ کڑی دھوپ کی طرح جو خود بھی جلے اور دوسروں کو بھی راکھ کر دے۔" وہ یہ کہہ کر رعید کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے جانے لگی۔ لیکن پھر ایکدم مڑی۔" میں کماتی نہیں ہوں لیکن آج تک رعید نے مجھ سے ایک پیسے کا بھی حساب نہیں مانگا۔ وہ اسے بہت کچھ باور کروا کر چلی گئی تھی۔

جو رکے تو کوہ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے

رہے یار تجھے قدم قدم ہم نے یاد گار بنا دیا

****

میری شوخی میری ذات کی ترجماں نہیں ہے

میں وہ ستارہ ہوں جسکا آسماں نہیں ہے

وہ شام کے وقت گھر لوٹا تھا کمرے میں آیا تو وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی رعید نے غور سے اسے دیکھا۔ جس نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا" آہم آہم !" وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔ جب رعید کے کھنکھارنے پر غور سے اس نے دیکھا۔

اس کے حسن جمال پہ یارو

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کالے کپڑے کمال کے لگتے ہیں

اس نے بڑے ترنگ میں شعر کہا۔زروہ نے اچنبے سے اسے دیکھا جیسے دیکھنا چاہ رہی ہو جناب کی طبیعت درست ہے۔"کس ٹرک کے پیچھے سے یہ شعر پڑھا ہے؟"اس نے مشکوک انداز میں پوچھا۔"استغفر اللہ! آپ کو لگتا ہے کہ میں کسی ٹرک کے پیچھے لکھا ہوا شعر آپ کے لیے گنگناوں گا۔"وہ خفگی سے بولا۔"اتنا تھرڈ کلاس شعر ٹرکوں پر ہی لکھا ہوا ہوتا ہے۔"اس نے بے نیازی سے کہا۔"آپ کیا کر رہی ہیں؟"اس نے بیڈ کی طرف بڑھتا دیکھ کر اس سے پوچھا۔ "پڑھنے بیٹھ رہی ہوں۔"اس نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"ایک کپ چائے ملے گی؟"اس نے فرمائش کی۔"ضرور لیکن جیسی بنے گی پینی پڑے گی۔"اس نے وارننگ دی۔"شیور"اس نے کندھے اچکا دیے۔کچھ دیر بعد وہ دو کپ چائے بنا کر لے آئی۔رعید کو ٹیرس پر کھڑے دیکھا تو وہ اسکے پاس چلی آئی۔رعید نے مسکرا کر اسکے ہاتھ سے کپ تھام لیا۔وہ اسکے ساتھ ہی ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔رعید نے ایک چسکی لی اور پھر شرارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے چوٹ کی

وہ جسے بنانا کچھ بھی نہیں آتا

وہ بنا لائی میرے واسطے چائے،ہائے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"آپ۔ میرے ساتھ زیادہ فری نہ ہوں۔" زروہ نے گھور کر اسکی طرف دیکھا۔ وہ سر جھکا کر دل کھول کر ہنسا۔ وہ ناراضی سے کمرے کی طرف بڑھنے لگی تو رعید نے ہاتھ تھام کر روک لیا۔ " چلیں واک کرنے چلتے ہیں؟" اس نے اجازت لی۔ "نہیں بائیک پر چلتے ہیں۔" اس نے فرمائش کی۔ "چلو" وہ اسے لیے آہستگی سے گھر سے باہر نکلا۔۔۔ وہ کافی دیر بائیک پر مڑ گشت کرنے کیساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے۔ "رکیں رکیں۔۔!" اس نے ایکدم کہا تو رعید گڑبڑا گیا۔ اچانک بائیک روکنے پر وہ ایکدم آگے ہوئی تو اسکا ماتھا اس کے ہیلمٹ سے ٹکرایا۔ " کیا آفت آ گئی ہے جو اسطرح اچانک موٹر سائیکل رکوائی؟" رعید نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "وہ گول گپے۔۔۔۔" اس نے ٹھیلے کی طرف اشارہ کیا۔ "گول گپے یہاں سے۔۔۔۔؟" رعید نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ "بہت مزے کے ہوں گے۔ ٹیسٹ کر کے دیکھ لیں۔" اس نے چٹخارے لیتے ہوئے کہا۔ "نو نیور چلیں بیٹھیں واپس۔ میں آپکو کچھ اچھا سا کھلا دیتا ہوں۔" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "لیکن مجھے گول گپے ہی کھانے ہیں۔" اس نے ضدی پن سے کہا۔ "ڈونٹ ٹیل می کہ آپ اتنی گندی جگہ سے کھائیں گی۔" اس نے بے یقینی سے کہا۔ "ڈونٹ ٹیل می آپکو کیا لگتا ہے کہ گول گپے آپکو پاک جگہ یعنی مسجد سے ملیں گے۔" زروہ نے اسی کے انداز میں کہا۔ کچھ دیر وہ اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورتا رہا پھر وہ دونوں ہنس دیے۔ بائیک کو وہیں کھڑا کر کے وہ گول گپے کھلانے چلا گیا اور جتنی دیر وہ

کھاتی رہی وہ عجیب عجیب شکلیں بناتا رہا لیکن اسکے بے حد اصرار پر اس نے نہیں کھایا تھا۔پھر وہ کافی دیر تک واک کرتے رہے کہ اچانک ایک گاڑی سامنے آرکی۔ان دونوں نے حیرت سے گاڑی کو دیکھا۔اور پھر گاڑی سے نکلتے شرجیل کو دیکھ کر زروہ کی سانسیں تک رک گئیں۔وہ غیر محسوس طریقے سے رعید کے پیچھے چھپ گئی۔اور اسکے بازو کو سختی سے پکڑ لیا۔اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ انہیں کسی خطرے کا الارم لگا۔"تم دونوں تو بالکل وہ کون سے پرندے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ارے ہاں بلیک برڈز لگ رہے ہو۔"اس نے ان دونوں کے کپڑوں کیطرف اشارہ کیا۔"یہاں آنے کا مطلب؟"رعید نے سرد لہجے میں پوچھا۔"تمہیں باور کروانا کہ زیادہ دیر تک یہ سب قائم نہیں رہے گا۔"اس نے ان دونوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔"یہی اچھے یادگار لمحے گزار تو اسکے بعد تیری زندگی تنگ کرکے رکھ دوں گا۔"وہ چبا چبا کر کہتا گاڑی میں بیٹھا اور زن سے آگے بڑھا لے گیا۔اور وہ دونوں گاڑی میں موجود لڑکی کو دیکھ ہی نہ سکے۔رعید نے زروہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے سامنے کیا۔"ریلیکس یہ کھوکھلی دھمکیاں دینے کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتا"اسے تسلی دی۔اور وہ بے حد پریشان ہونے کے باوجود مسکرادی۔اس نے یقین دلایا اور اس نے یقین کرلیا۔

****

کہہ دوں وہ چھوڑ گیا مجھے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بات تو سچ ہے لیکن ہے رسوائی کی

اگلی صبح یاسر کی طرف سے طلاق کے کاغذات موصول ہوئے تھے۔جس نے اشعر ہاوس کی در و دیوار ہلا کرر کھ دی تھیں۔لیکن اشعر نے بہت ہمت سے کام لیتے ہوئے اسے تسلی دی تھی اور یاسر کیخلاف کیس فائل کر دیا تھا۔رعید نے تو ایک بار پھر کھانا پینا بند کر دیا تھا نہ کچھ بولتا تھا نہ گھر سے باہر نکلتا تھا۔شازمہ کا انداز زروہ کو اپنے ساتھ تنگ سا لگنے لگا تھا۔عظمہ تو کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی کھو چکی تھی۔اورر عید وہ تو گویا اس جہاں میں تھا ہی نہیں۔زروہ حیران پریشان سی اس صورتحال کا ملاحظہ کررہی تھی۔اور جب اس پورے واقعہ کا جائزہ لیتی وہ قصوروار

خود کو سمجھتی تھی۔صیح تو کررہی تھی شازمہ ان کے دونوں بچوں کی زندگی ڈسٹرب ہو کررہ گئ تھی۔تو پھر اسے اس گھر میں نہیں رہنا چاہیے تھا۔جن کے درمیان رہ کر انکی زندگیوں میں کہرام برپا کر دیا تھا۔وہ مصمم ارادہ کرکے کمرے میں آئی تو رعید کو بخار میں تپتے پایا۔وہ ایک دم پریشان ہو کر شازمہ کو بلانے کے لیے بھاگی۔کچھ ہی دیر میں سب اسکے کمرے میں موجود تھے۔رعید کی دیکھ بھال کررہے تھے۔اوران سب میں وہ فراموش ہو گئ تھی۔انکی مکمل فیملی تھی۔جس میں اسکی ضرورت یقیناً نہیں تھی۔وہ عصر کے وقت جب رعید غنودگی کے عالم میں تھا وہ گھر چھوڑنے کا ارادہ کر چکی تھی۔اسوقت عموماً گھر پر کوئی نہیں ہوتا تھا۔اس نے ایک

Copyright by New Era Magazine

نظر رعید پر ڈالی اور کاغذ پر چند سطور لکھ کر میز پر رکھ دیا۔ عظمہ کے کمرے میں آئی جو گم صم۔ کھڑی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ وہ آہستگی سے چلتی ہوئی اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

"کچھ لوگ محبت کے قائل ہی نہیں ہوتے اور ایسے لوگوں کی محبت کا روگ پالا نہیں کرتے ۔" اس نے آہستگی سے کہا۔ میرے دل کو یہ بات سمجھ کیوں نہ آئی۔ عظمہ نے خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ "آپ نے یہ بات دل کو سمجھانے کی کوشش ہی نہیں کی۔"

سو بار میں نے کہا، انکار لے الفت سے

ہر بار صدا آئی دل سے نہیں کہتا

"جو لوگ قدر نہیں کرتے ان کے لیے آنسو بہا کر خود کو بے وقعت نہ کریں۔ آپ کے ارد گرد بہت سے لوگ ہیں۔ انکی محبت کو سمجھیں جانیں اور بھرپور طریقے سے محسوس کریں۔ آپکے پاس جینے کی وجہ بھی ہے نور العین۔ بس پھر کس چیز کی کمی ہے آپکو۔۔۔۔۔ اللہ تعالی' کو شکر ادا کرنے والے لوگ بہت پسند ہیں۔" اس نے اپنی بات مکمل۔ کر کے انہیں دیکھا۔ وہ پر سوچ انداز میں کہیں کھوئی ہوئی لگیں۔ زروہ انہیں وہیں چھوڑ کر گھر کی دہلیز پار کر گئی۔ عظمہ نے تو اس پر غور ہی نہیں کیا۔

****

یہ لفظوں کی شرارت ہے سنبھل کر لکھنا کچھ بھی تم

محبت لفظ ہے لیکن یہ اکثر ہو بھی جاتی ہے

وہ گھر سے تو نکل آئی تھی لیکن جائے گی کہاں یہ وہ نہیں جانتی تھی۔بس صبح کے وقت جہاں رعید اسے واک پر لاتا تھا وہ اس پارک میں آ کر سنگی بینچ پر بیٹھ گئی۔مغرب کی نماز کا وقت بھی گزر چکا تھا لیکن وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھی۔کافی دیر گزرنے کے بعد اسے اپنا نام سنائی دیا۔اسے اپنا وہم لگا لیکن کافی دیر جب اسکا نام پکارتا جاتا رہا تو اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔رعید اسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا اور اسکا سانس پھولا ہوا تھا۔چہرہ سرخ یقیناً وہ بھاگ کر آیا تھا۔اور بخار کی وجہ سے چہرہ سرخ تھا۔زروہ اٹھ کر جانے لگی جب وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا۔اور اسکی کلائی تھام لی اور بازو سے کھینچ کر بینچ پر بٹھایا۔"کیا سوچ کر تم نے گھر چھوڑا؟ ہاں بولو۔۔۔۔کہاں جا رہی تھی تم۔۔۔۔کہاں جا سکتی ہو؟ کوئی جائے پناہ؟۔جانتی ہو اس دنیا میں کیسے لوگ ہیں؟ ایک شرجیل سے واسطہ پڑ چکا ہے نا اور کتنے دیکھنے ہیں؟ کیا چاہتی ہو؟"اس کا تنفس تیزی سے چل رہا تھا۔شدت ضبط سے اسکا چہرہ سرخ اور ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔زروہ نے سر جھکا لیا۔متواتر بہتے آنسوؤں نے اسکا چہرہ بھگو دیا تھا۔اسوقت پارک میں کوئی نہیں تھا۔"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا زروہ! اشعر ہاؤس کے دروازے رعید اشعر کے لیے بند ہو سکتے ہیں لیکن زروہ رعید کے لیے نہیں۔تم ہمیشہ اس گھر میں رہو گی اور آج کے بعد اگر

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

میں نے تمہیں اس گھر سے باہر دیکھا ناتو ٹانگیں توڑ دوں گا۔" اس نے غصے سے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر جانے لگا تو زروہ اسکے ساتھ گھسیٹتی چلی گئ۔

یہ ترک تعلق کا کیا تزکرہ ہے

تمہارے سوا کوئ اپنا نہیں ہے

اگر تم کہو میں خود کو بھلا دوں

تمہیں بھول جانے کی طاقت نہیں ہے

****

میری انگلی پکڑ لینا مجھے تنہا نہیں کرنا

یہ دنیا ایک میلہ ہے، تمہیں کھونے سے ڈرتی ہوں

رعید کی طبیعت کسی حد تک سنبھل گئ تھی لیکن زروہ سے بات چیت بالکل بند تھی لیکن زروہ نوٹ کر رہی تھی کہ وہ کچھ ڈسٹرب سا رہنے لگا تھا۔ ناشتے کے دوران بار بار میسجز آ رہے تھے جنہیں وہ دیکھتے ہی موبائل سوئچ آف کر لیتا لیکن اس نے اتنا غور نہیں کیا کہ وہ ڈسٹرب کس بات سے ہے۔ ابھی تو وہ کسی طرح منانا چاہتی تھی۔ جب وہ گھر سے نکلی تو کچھ دیر بعد ہی رعید کی آنکھ کھل گئ۔ اس نے زروہ کو آواز دی تو عظمہ آ گئیں اور انہوں نے کہا کہ زروہ کافی دیر سے

نظر نہیں آ رہی حالانکہ کچھ دیر پہلے ہی انکی زروہ سے بات ہوئی تھی۔ میز پر پھڑ پھڑاتے کاغذ کو دیکھ کر انہوں نے اٹھایا پڑھا تو چکرا کر رہ گئیں۔ اس نے کاغذ رعید کیطرف بڑھا دیا۔

"آپ سب بہت اچھے ہیں۔ سچ بولوں تو امیر لوگ مجھے بہت ہی مغرور اور خود سر لگتے تھے۔ لیکن میں نے آپ لوگوں کو بہت ہی مختلف پایا۔ بہت loving and caring ۔میں اس قابل نہیں ہوں کہ آپ لوگوں کے درمیان رہوں۔ میں پہلے ہی آپ لوگوں کی زندگیاں بہت ہی ڈسٹرب کر چکی ہوں۔ اب مزید نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ میرا یہ عمل آپ لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف دے گا۔ لیکن یہ تکلیف اس تکلیف سے کم ہو گی جو آپ کو اب ہو رہی ہے۔

اللہ حافظ !

زروہ رعید

وہ اپنا نام بھی پورے دھونس کیساتھ اسکے نام کیساتھ لکھ کر گئی تھی۔ اور اپنے ہونے کا مان بھی چھین کر لے گئی تھی۔ رعید نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ "رعید ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا اسے گئے ہوئے۔ تم بابا کے گھر آنے سے پہلے اسے لے آو۔ اس سے پہلے کہ اس گھر میں کوئی بڑا طوفان نہ آجائے۔" عظمہ نے گھبرا کر کہا۔ رعید نے ایک جھٹکے سے اپنے اوپر سے کمبل

Copyright by New Era Magazine

اتارا اور باہر کیطرف بھاگا۔ وہ ارد گرد نظریں دوڑاتا ہوا بھاگ رہا تھا وہ اتنا تو جانتا تھا کہ وہ اپنی والدہ کے گھر نہیں جائے گی۔ پھر کہاں جائے گی؟ وہ پارک کے آگے سے گزر رہا تھا جب اسے صرف ایک شخص سنگی بینچ پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اندھیرے کی وجہ سے وہ یہ نہ جان سکا کہ وہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ لیکن قریب جا کر دیکھا تو زروہ کو دیکھ کر شدید غصہ امڈ آیا۔ دل کرتا تھا کہ اسے ایک تھپڑ لگائے لیکن اسکے بہتے ہوئے آنسوؤں نے اسے بے بس کر دیا تھا۔ اسلیے وہ بس اسے گھر لے آیا اور بول چال ہی بند کر دی تھی۔ روحی اس سے دو سال جونیئر تھی اور کچھ دنوں سے اسکی طرف سے رعید کو عجیب سے میسجز آرہے تھے۔ وہ اس سے اظہار محبت کر رہی تھی حالانکہ ان دونوں کے درمیان تو کبھی زیادہ بات چیت ہی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اب وہ اس سے جنونی قسم کی محبت کا دعوی کر رہی تھی۔ جس سے وہ مزید پریشان ہو گیا تھا اور ساتھ ساتھ وہ اسے دھمکیاں بھی دے رہی تھی۔ جس سے اسکا سر مزید چکرا گیا۔ گھر میں پہلے ہی اتنی ٹینشن تھی کہ وہ کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔ اور اسکے میسجز اور کالز کا سلسلہ بڑھتا جا رہا تھا۔

****

واللہ کیا کشش تھی کہ مت پوچھیے صاحب

مجھ سے یہ دل لڑ پڑا، مجھے یہ شخص چاہیے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بریک ٹائم زروہ لنچ لینے گئی جب واپس آئی تو اسکے بیگ میں موبائل موجود نہیں تھا۔ایک دم۔حواس باختہ ہو گئی۔ساری کتابیں نکال کر دیکھ لیں۔لیکن موبائل ہوتا تو کہیں ملتا ناوہ رونے والی ہو گئی۔اس نے صومیہ کو بتایا۔"یہیں کہیں دیکھو تم بھول گئی ہو گی رکھ کر۔ہو سکتا ہے گھر رہ گیا ہو؟"اس نے تسلی دینے والے انداز میں کہا تو وہ مسلسل نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔" میں نے بیگ سے موبائل نکالا ہی نہیں۔ابھی لنچ لینے سے پہلے میں نے دیکھا تھا کہ بیگ میں تھا۔"اب چہرہ منہ میں چھپا کر رونے لگی تھی۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو صومیہ نے کہا تھا۔"بھائی اپنی سب چیزوں کے بارے میں بہت پوزیسسو ہیں۔لیکن تمہیں انہوں نے اپنا سب سے قیمتی موبائل دیا ہے۔جسے ابو نے انہیں گفٹ کیا تھا اور جسے وہ۔کسی کو ہاتھ تک نہیں لگانے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔رعید نے تو پہلے ہی اس سے پہلے ہی بائیکاٹ کیا ہوا تھا اب اگر اسے معلوم ہو جائے کہ زروہ نے موبائل گم کر دیا ہے تو۔۔۔؟۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ایک دم کلاس میں ہلچل سی مچ گئی۔اتنے قیمتی موبائل کی گمشدگی کی رپورٹ آفس میں کیسے کرتی؟وہ کسی سے نہ سنبھلی تو صومیہ نے رعید کو فون کر دیا تھا۔کچھ دیر بعد وہ اسے کالج سے ہاف لیو لے کر گھر کیطرف چل دیا تھا۔وہ گاڑی میں بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔اور رعید کو اسکا رونا بہت کھل رہا تھا۔"زروہ صرف ایک موبائل گم ہوا ہے نا۔کیوں رو رو کر کو ہلکان کر رہی ہیں؟"رعید نے بے بسی سے کہا۔"لیکن وہ قیمتی تھا"وہ کہہ کر پھر سے رونے لگی۔"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

آپسے زیادہ قیمتی نہیں ہے اور اب یہ آنسو بہانا بند کریں۔"اس نے نرمی سے کہا۔وہ خاموش ہو گئی۔"لیکن صومیہ کہہ رہی تھی کہ۔وہ موبائل آپکو بہت پسند تھا آپکو انکل نے گفٹ کیا تھا۔"اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔"بالکل تھا ہے بھی لیکن اب پاپا نے مجھے اس سے بھی زیادہ خوبصورت اور قیمتی تحفہ دیا ہے۔جسکا مقابلہ کوئی اور تحفہ نہیں کر سکتا۔"اس نے گہری سانس لی۔"کونسا تحفہ؟"اس نے نا سمجھی سے سوال کیا۔"آپ"بڑے دلفریب انداز میں کہا گیا۔زروہ بے بسی سے اسے دیکھتے رہ گئی۔

****

عظمہ کی طلاق والی بات کو دو ہفتے گزر چکے تھے لیکن زروہ نوٹ کر رہی تھی رعید کی عادتیں بدل سی گئیں تھیں۔بیٹھے بیٹھے بے چین سا ہو جاتا تھا۔بولنا کم کر دیا تھا۔باتیں کرتا کرتا ایک دم خاموش ہو جاتا۔کہیں کھو جاتا۔بہت پوچھنے کے بعد بھی اس نے کچھ نہیں بتایا۔رعید نہا رہا تھا زروہ کمرے میں آئی تو اسکے میسج کی ٹون بج رہی تھی۔وہ دوپٹہ سے ہاتھ خشک کرتی موبائل کھول کر دیکھنے لگی۔رعید اپنے موبائل پر پاسورڈ نہیں لگاتا تھا۔اس لیے اسے کھولنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔"روحی!"اس نے زیر لب نام دہرایا۔جس سے اسے میسج آیا تھا۔ابھی اس نے میسج کھولا ہی تھا کہ۔رعید نے اسکے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا۔"کسی سے اجازت لیے بغیر اسکا موبائل نہیں اٹھاتے۔"اسکے لہجے میں کاٹ تھی۔زروہ کچھ دیر اسے بے

یقینی سے دیکھتی رہ گئی جو موبائل ڈریسنگ پر رکھ کر اپنے بال خشک کر رہا تھا۔ "روحی کون ہے ؟" کچھ دیر بعد اس نے سنبھل کر پوچھا۔ "جونیئر ہے میرے سے یونیورسٹی میں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔ "پہلے آپ نے کبھی ذکر نہیں کیا؟" اس نے کھوجنے والے انداز میں اسے دیکھا۔ "کس بات کا ذکر کرتا؟ کوئی قابل ذکر بات نہیں ہے۔" اس نے مڑ کر زروہ۔ کی طرف دیکھا۔ "لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔۔وہ۔ آپکو اب کو میسج کر رہی ہے ؟" اس نے سر سری انداز میں پوچھا۔ "آپ مجھ پر شک کر رہی ہیں یہ لیں چیک کر لیں فون آپکی تسلی ہو جائے گی۔" اس نے سکون سے فون اسکی طرف بڑھایا۔ "نہیں میں یہ نہیں کہنا چاہتی تھی۔" وہ گڑ بڑا گئی۔ "آپکا مطلب یہی تھا۔" اسکا انداز تلخ تھا۔ "" "رعید" "" مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتا ہوں۔ اور ہاں کل آپ آنٹی کے گھر جانے کا کہہ رہی تھیں نا میں آپکو پرسوں چھوڑ آوں گا۔ جتنے دن چاہیں رہ لینا۔" وہ تیزی سے کہتا کمرے سے چلا گیا جب کہ وہ ہکا بکا اسے دیکھتے رہ گئی۔

****

مجھے اچھا سا لگتا ہے

تمہیں ناراض کر دینا

تمہیں خود ہی منا لینا

اگلے دن زروہ نے ناشتے کے بعد رعید کا فون چیک کیا جب وہ واک پر گیا تھا۔اس نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا کر جانے سے منع کر دیا۔لیکن اسکا فون چیک کرتے ہی وہ چکرا کر رہ گئی۔روحی کی طرف سے آئے تقریباً سارے میسجز ہی deleted تھے۔سوائے ان چند ایک کے جو اس نے صبح بھیجے تھے۔"آج تم۔اپنے فلیٹ پر آجانا میں تمہارا انتظار کروں گی۔اور اگر نہیں آئے تو یاد رکھنا کہ میں تمہاری بیوی زروہ بیگم کو کہہ دوں۔گی کہ تم نے مجھے اغوا کر کے اپنے فلیٹ میں رکھا ہے۔"زروہ حیرت سے اس لڑکی کے گھٹیا میسجز پڑھتی رہی اور اس لڑکی کے آنے سے پانچ منٹ پہلے موبائل جگہ پر رکھ دیا۔تو یہ وجہ تھی رعید کی پریشانی کی۔۔۔۔رعید سمجھتے ہیں کہ کوئی بھی مجھے کہے گا کہ اسکو انہوں نے اغوا کیا ہے تو میں مان لوں گی۔"اس نے اداسی سے سوچا۔"روحی بی بی تمہارا ابھی علاج کرتے ہیں۔اس نے دل میں مصمم ارادہ کر لیا۔رعید نے حیرت سے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا۔"خیریت ہے؟"اس نے تصدیق چاہی۔"جی جی! بالکل خیریت ہے آج مجھے کچھ شاپنگ کے لیے جانا ہے۔امی کے ہاں خالی ہاتھ تو نہیں جاوں گی نا۔"اس نے رعید کو بتایا۔"اوکے پھر آج دوپہر تک چلیں گے۔" اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی دروازے تک گیا اور پھر لوٹ آیا۔"سوری"زروہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔"کل میں کچھ زیادہ ہی بول گیا۔"اسکا انداز ندامت بھرا تھا۔"کوئی بات نہیں غلطی میری ہے مجھے بغیر اجازت کے کوئی چیز نہیں اٹھانی چاہیے۔"اس نے اطمینان سے کہا۔"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

نہیں آپکا میری چیزوں پر اتنا ہی حق ہے جتنا کہ میرا۔" آپ کچھ بھی لے سکتی ہیں۔اس نے مسکرا کر کہا۔تو وہ سر ہلا گئ۔" دوپہر میں اس کی توقع کے عین مطابق اس نے آنے سے معذرت کرلی تھی۔تو وہ بھی آج یہ قصہ تمام کرنے جارہا تھا۔رعید کا فون بند کرتے ہی اسے ایک ان نون نمبر سے کال آنے لگی۔کافی دیر شش و پنج میں رہنے کے بعد اس نے فون اٹھایا۔تو دوسری طرف شرجیل تھا۔"سلام بھابھی جان! آپکو خبر دیتے ہوئے بہت افسوس ہو رہا ہے لیکن آپکو یہ جان کر صدمہ پہنچے گا کہ آپکا شوہر نامدار اپنے فلیٹ میں ایک لڑکی کو اغوا کیے ہوئے ہے۔اور آج دوپہر غالباً اسکے ساتھ گزارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔یقین نہ آئے تو جا کر دیکھ لیں۔" اس نے نہایت مکاری سے اطلاع دے کر فون بند کر دیا۔"تو یہ دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں۔"اس نے ٹائم دیکھا۔ایک بج رہا تھا۔اسے دو بجے فلیٹ پر ہونا چاہیے تھا۔وہ جلدی سے اٹھی اور چادر لپیٹی اپنے گرد اور گاڑی بھگاتی رعید کے فلیٹ تک پہنچی۔دروازہ کھلا ہوا تھا یعنی وہ لیٹ نہیں ہوا تھا۔اس نے دروازہ۔گھسیٹا اور وہ کھلتا چلا گیا۔ایک دم روحی کی چیخ و پکار کی آوازیں اس تک پہنچیں تو وہ آواز کی سمت بڑھی۔زروہ کو دیکھتے ہی وہ دوڑ کر اسکی طرف آئی۔" پلیز مجھے بچالو اس سے! اس نے مجھے اغوا کیا ہے۔اور تین دن سے قید رکھا تھا۔" وہ التجا کر رہی تھی۔زروہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر اسکے پیچھے کھڑے رعید کو جسکے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا۔" یہ اپنی عیش و عشرت کی خاطر۔۔۔"۔چٹاخ کی آواز گونجی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تھی۔اور روحی کی آواز بند ہوگئ۔ تھی۔رعید نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر زروہ کی جانب دیکھا۔"ایک لفظ بھی نہیں۔ تمہاری بکواس سننے میں یہاں نہیں آئی ہوں صرف بتانے آئی ہوں کہ جس نے تمہیں یہاں بھیجا ہے اسے بتا دینا کہ زروہ رعید کا افئیر نہیں چل رہا تھا جسے وہ اتنی آسانی سے توڑ سکتا ہے۔بلکہ انکا نکاح ہوا ہے جسکا فیصلہ آسمانوں پر ہوتا ہے۔جو اٹوٹ بندھن ہوتا ہے۔ خیر تمہیں کہاں میری بات سمجھ میں آئے گی تم تو ویسے ہی ذہنی بیمار ہو۔ شرم نہیں آتی خود کو اتنا گراتے ہوئے کہ جسکا دل چاہے تمہیں روندھتا چلا جائے۔امانت ہو تم کسی کی۔ صرف ایک شخص ہے تم پر تم کیوں ماری ماری ہو ہر ایک کے پیچھے اور امانت میں خیانت کر رہی ہو! یہ بھی بے حیائی کا نیا رواج چل پڑا ہے ہماری نسل میں۔اللہ ہی رحم کرے ہمارے حالوں پر۔"وہ اسے بے نقط سناتی رہی اور روہ شاک کے عالم میں سنتی رہی۔ایسا ہو گا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔زروہ نے رعید کا ہاتھ تھاما اور اسے گم صم کھڑا چھوڑ کر باہر نکل آئی۔رعید نے آہستگی سے اسے thankyou کہا جسے اس نے ایک دلفریب مسکراہٹ کیساتھ قبول کیا۔

****

تیری سادگی، تیری عاجزی_ تیری ہر ادا کمال ہے

مجھے فخر ہے مجھے ناز ہے تیرا پیار بے مثال ہے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

عظمہ نے ایک این جی او چلانے کا فیصلہ کیا تھا۔خالی دماغ ویسے بھی شیطان کا گھر ہوتا ہے اور اسے زروہ نے کہا تھا۔"آپکو victim نہیں بنناہے آپکو survivor بننا ہے۔ victimبننا آسان ہے۔ survivor بہت مشکل ہے۔لیکن آپکو بنناہے۔"اور وہ بن رہی تھی۔جب اس معاشرے میں طلاق دینے سے مرد کی عزت میں کمی واقع نہیں ہوتی تو عورت کی عزت پر دھبہ بھی نہیں لگنا چاہیے۔آج اسکاافتتاح تھا۔زروہ اپنی والدہ کی طرف آئی ہوئی تھی۔رعید کو اسے یہیں سے ہی پک کرنا تھا۔جب وہ گھر آیا تو زروہ تیار نہیں ہوئی تھی۔وہ لان میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔اسکی گاڑی گھر کے کاموں میں مصروف تھی۔وہ بائیک پر آیا تھا حسن نے اس سے بائیک کی چابی مانگی تو اس نے دے دی۔زروہ کو ویسے بھی کافی دیر تھی۔کچھ دیر بعد وہ اس سے پوچھنے آیا کہ کتنی دیر ہے۔وہ پریشان نظر آئی۔"کیا ہوا؟"اس نے سوالیہ نظروں سے زروہ کو دیکھا۔"میرا دوپٹہ پیکو ہونے کے لیے گیا تھا۔"اب احسن پتہ نہیں کہاں گیا ہے۔اب کیسے منگواوں؟""""میں لے آتا ہوں۔کہاں سے لانا ہے۔"اس نے ایڈریس رعید کو سمجھایا۔"میری بائیک تو حسن لے گیا ہے۔کوئی گاڑی ہے گھر میں کس میں جاوں۔"اس نے نیہا سے پوچھا۔"احسن کی سائیکل ہے گھر پہ۔"اس نے بتایا۔زروہ اور ممتاز بیگم نے گھور کر اسے دیکھا۔"کہاں ہے؟"ان کے برعکس اس نے گھور کے پوچھا۔"نہیں رعید رہنے دیں۔میں نیہا کو کوئی دوپٹہ میچ کر لیتی ہوں۔"اس نے رعید کو روکنا چاہا۔"بہت

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

لوگ ہوں گے وہاں زروہ۔ مس میچ دوپٹہ اچھا نہیں لگے گا۔بس کچھ دیر کی بات ہے میں لے کر آتا ہوں۔"""آپی! رعید بھائی بہت محبت کرتے ہیں آپ سے بہت خوش قسمت ہیں آپ اتنے بڑے گھر کا شہزادہ آپ کے لیے سائیکل پر دوپٹہ لینے گیا ہے۔"اسکے جانے کے بعد نیہا نے کہا تو وہ ہنس دی۔"واقعی میری بیٹی بہت خوش قسمت ہے جو اسے اتنے چاہنے والا شوہر ملا ہے۔"ممتاز بیگم نے اسے دعا دی۔"ہائے! کاش ہمیں بھی کوئی مل جائے"اسکے حسرت سے کہنے پر دونوں نے اسے گھور کر دیکھا۔"اب بندہ حسرت بھی نہ کرے۔"اس نے مسکین سی صورت بنائی تو وہ دونوں ہنس دیں۔

****

میرے دل کے ہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحے پہ

تحریر تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تفصیل سے ہو۔

افتتاح کے بعد وہ دونوں واک کے لیے نکل آئے تھے۔جوس پیتے ہوئے وہ اسے پورے دن کی روداد سنا رہی تھی جب رعید نے اسے روکا اور اپنی جیب سے ایک لفافہ نکال کر اسکی طرف بڑھا دیا۔"ارے یہ کیا ہے؟"اس نے نکال کر دیکھا۔"اندر چوڑیاں دیکھ کر وہ مسکرا دی۔ رعید نے چند چوڑیاں اسے پہنا دیں۔"کیسی لگ رہی ہیں؟اس نے کھنکھناتی چوڑیاں رعید کے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سامنے کیں۔"بہت اچھی!"اس نے کھل کر تعریف کی۔"مجھے پتہ ہے مجھ پر ہر ایک چیز اچھی لگتی ہے۔"وہ اترائی۔"غلط فہمی ہے آپکی۔"اس نے بات ہوا میں اڑائی۔"ہاہ آپکو لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔"اسکا منہ حیرت سے کھل گیا۔رعید ہلکا سا ہنسا پھر اس کے سامنے آ کر جھکا۔"گستاخی معاف عالی جاہ!"ایک ہاتھ سینے پر دھرا۔"معاف کیا!"اس نے شہزادی کی سی شان میں کہا۔"شکریہ"وہ سلام بجالیا اور پھر وہ دونوں ہنس دیے۔یہ زندگی کی رہ گزر اسی طرح ہنسی خوشی گزرنے والی تھی۔

زمانہ جسے بھلا نہ سکے

ہماری محبت ہے ایسی کہانی

ختم شد

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

نوٹ

جاناں پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine
http://www.neweramagazine.com
New Era MAGAZINE

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine